صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 13 جون، 2025ء بمطابق 16 ذوالحجہ 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر ستائیں منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ O ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ O قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ O اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ O وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ O یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ O نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ ۚ O وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

(ترجمہ): میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ بادشاہ نے کہا "اُنہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لئے مخصوص کر لوں" جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسا ہے"۔ یوسفؑ نے کہا، "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں" ۔ اِس طرح ہم نے اُس سرزمین میں یوسفؑ کے لئے اقتدار کی راہ ہموار کی وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا۔
و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ جی۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جی آفریدی صاحب، کوئی خاص بات ہے؟

اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف اسرائیلی جارحیت

جناب محمد عبدالسلام: شکریه جناب سپیکر صاحب، بیګا د شپې زمونږ یو ګاونډی او پړوسی اسلامی ملک ایران باندې چې اسرائیل کوم جارحیت کړے دے، د هغې باره کښې دا صوبائی اسمبلی بلکه زمونږ پورا خیبر پختونخوا د هغې مذمت کوی، شدید مذمت کوی او په داسې وخت کښې دا حمله چې زمونږ د پاکستان آرمی چیف هغوی امریکه کښې هلته په دعوت راا وغبنتلو، هغه هلته کښې هغې ځائې کښې د هغه په موجودګئی کښې په ایران باندې حمله کیږی، دا زمونږ د پاکستان د پاره او د اسلامی دنیا د پاره هم د شرم مقام دے، مونږ د دې مذمت کوؤ او د دې نه مخکښې چې اسرائیلو کوم په غزا کښې د مسلمانانو نسل کشی اوکړه، د هغې مونږ شدید الفاظ کښې مذمت کوؤ او مونږ ټول پورا د خیبر پختونخوا عوام چې کوم دی، د ایران مکمل حمایت کوؤ ځکه چې احادیث شریف کښې راځی-----

(حزب اختلاف کے اراکین کی نعرہ بازی)

جناب محمد عبدالسلام: احادیث شریف کښې راځی۔ جناب سپیکر صاحب، ډیر د افسوس مقام دے چې یو طرف ته مونږ په برادر اسلامی ملک ایران باندې د حملې په باره کښې دلته مونږ مذمتی بیان ورکوؤ او زمونږ د جے یو آئی والا، مسلم لیګ نون والا، اے این پی والا او پیپلز پارټئی والا دا خلق چې کوم دی، د اسلامی ملک سره هغه مذمتی بیان چې مونږ کولو، د هغې مونږ حمایت کوؤ نو دا دے اسلام؟ د اسلام په نامه باندې هم دا غداران دی، ډیر د شرم مقام دے سپیکر صاحب، ډیر د شرم مقام دے چې په داسې موقع باندې د ایران په باره کښې مذمتی بیان کیږی-----

(شور)

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز! تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، باقی سارے بیٹھ جائیں یار۔

(شور)

جناب سپیکر: ہیلو، بیٹھ جائیں بھائی، آپ بھائی! بیٹھ جائیں، اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ Handover کر دیں، بی بی کو کہیں کہ Handover کر دیں، یہ نامناسب ہے، یہ نامناسب رویہ ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں نا یار، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، پلیز۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ کی انٹری ہونے سے پہلے عبدالسلام آفریدی صاحب بات کرنا چاہ رہے تھے، ایران جو ہمارا پڑوسی اور برادر اسلامی ملک کے اوپر حملہ ہوا، فلسطین کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ بھی آپ کے سامنے ہے، تو اس حوالے سے بات کر رہے تھے، شہداء کے لئے دعا کر لیتے ہیں، امت مسلمہ کو ہم خیبر پختونخوا کی طرف سے یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ان شاءاللہ تعالیٰ ڈٹ کر کھڑے رہیں گے، ہر طریقے سے جہاں تک ممکن ہو سکے۔ آفریدی صاحب، آپ بات مکمل کریں تاکہ دعا کرا لیں۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ اسی موضوع پہ بات کر رہے تھے کہ آپ کی انٹری ہوئی۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریه جناب سپیکر صاحب، خبره چالو ده، مونږ مذمت کوؤ چې په اسلامی ملک ایران، زمونږ ګاونډی ملک باندې د شپې حمله شوې وه او هلته چې کوم قیمتی شهادتونه شوی دی، د هغوی د پاره د دعائے مغفرت هم درخواست دے او کوم چې په فلسطین باندې ظلم شوے دے، کوم زیاتے کیږی راون دے او مخکښې نه کومه نسل کشی د فلسطینیانو شوې ده نو مونږ د هغې هم مذمت کوؤ، مونږ د هغوی سره د اسلام په حیثیت سره د هغوی ملګری یو، چونکه حدیث شریف دے، رسول الله ﷺ فرمائی چې مسلمان د یو وجود مانند دے، یو جسم دے، چې د جسم په یو ځائې باندې تکلیف وی هغه ټول وجود ته تکلیف محسوس کیږی، نو د غسې په مسلمان چې په یو ځائې کښې تکلیف تیریږی نو هغه ټولو مسلمانانو ته، د ټولې دنیا عالم اسلام ته تکلیف محسوس کول پکار دی۔ نن ډیر زیات افسوس ماته اوشو چې مونږ د فلسطین او د ایران په باره کښې مذمتی بیان کولو او دلته کښې د جے یو آئی والا ورونړه، مسلم لیګ، پیپلز پارټی، د اے این پی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس اس کو چھوڑ دے نا، آگے جاؤ، او بھائی! اس کا مائیک بند کر و یار، قادری صاحب! دعا فرمائیں۔

اسرائیلی حملہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب محمد عدنان قادری(وزیر اوقاف و مذہبی امور): اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سید الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی ءَالِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْن۔ ایران پر جو جارحیت ہوئی، ایک قابض ریاست، دہشت گرد ریاست اسرائیل کی جانب سے اور اس سے قبل فلسطین پر جو جارحیت ہوئی، ایک عام اطلاع اور غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق 72 ہزار لوگ شہید ہو چکے ہیں جن میں اٹھارہ ہزار بچے شامل ہیں، اس دہشت گرد ریاست نے برادر اسلامی ملک ایران پر بھی حملہ کیا ہے، یہ ہاؤس اس کی مذمت بھی کرتا ہے، اللہ کریم ایران کے جو آرمی چیف اور دیگر سائنسدان شہید ہو گئے، اللہ کریم ان کی مغفرت فرمائے، اللہ کریم فلسطین کے شہداء کے درجات بلند فرمائے، وطن عزیز کے شہداء کے درجات بلند فرمائے اور جو عمران خان کا Cause تھا فلسطین کے حوالے سے، پاکستان کے حوالے سے، قائداعظم کا Cause اور عمران خان کا Cause ہے، اسی کے مطابق آج ہم برادر اسلامی ملک کے ساتھ کھڑے ہیں، خیبر پختونخوا کی نمائندگی کھڑی ہے، ہم دعا گو ہیں کہ اس دہشت گرد اور قابض ریاست کو اللہ کریم نیست و نابود فرمائے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔ آمین۔

جناب سپیکر: آمین۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، ذرا آپ کی توجہ چاہیئے، آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو دعا کی گئی، میرے خیال میں اگر جوائنٹ ریزولیوشن ہو اس کے Against سے تو وہ بھی زیادہ بہتر رہے گا، Suggestion ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انعام صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری، اس بجٹ سیشن کے دوران ہم ریزولیوشن پیش کر سکتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: اس کے لئے Rule suspend کرنا پڑے گا، جب بزنس کمپلیٹ ہو جائے تو بعد میں۔

جناب سپیکر: یہ بزنس کمپلیٹ ہو جائے تو پھر اس کے بعد ہم کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے نا؟ اچھا، آپ کی انٹری ہوئی تو تمام معزز اراکین اسمبلی کو بڑا لطف بھی آیا، یہ سارا منظر دیکھ کر، دیکھیں، یہ جمہوریت کا حسن ہے، آپ ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھتے ہیں، آپ اگر سارے کوئی فوجی ہوتے یا کسی ادارے کے ملازمین ہوتے تو پھر تو یہ منظر کسی کو دیکھنے کے لئے نہ مل سکتا، آپ میں سے ہر ایک اپنی اپنی پارٹی کی رائے کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے تو یہ ایک Limit کے اندر جس طرح آپ نے کیا ہے، بس ٹھیک ہے، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں، ہونا چاہیئے، ایک دوسرے کے اوپر بات چیت ہونی چاہیئے، ایک دوسرے کی بات کو سننا چاہیئے، مگر Limitations cross، وہ ہماری پیاری بہن، آنریبل ایم پی اے صاحبہ یہ وہ لے آئی تھیں "توڑ تڑو" تو یہ میچ نہیں ہو رہا ہے، یہ اسمبلی ہال ہے، کم از کم اس کو آپ برقرار رکھیں۔

(قہقہے)

(تالیاں)

رسمی کارروائی

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب علی امین خان (وزیراعلیٰ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اسرائیل نے جو حملہ کیا ہے ایران کے اوپر، اس سے پہلے فلسطین میں جو لوگوں کو شہید کیا جارہا ہے، اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں، ہم یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں، جہاں جہاں پر بھی مسلمان ہیں، ان پر جارحیت ہورہی ہے، تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہیں، مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ جناب سپیکر، بجٹ کو آج پیش کیا جارہا ہے، بجٹ میں ظاہری بات ہے کہ تجاویز آئیں گی، میں یہاں پہ یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تنقید بالکل اپوزیشن کا حق بھی ہے، تنقید ہونی بھی چاہیئے لیکن میں یہاں پہ ایک بات بڑا کلیئر کررہا ہوں کہ آپ کی مثبت تجاویز کے لئے ہم تیار بیٹھے ہیں، (تالیاں) ہم چاہتے ہیں کہ تجاویز اگر آتی ہیں تو چاہے جو ممبران اس طرف سے ہیں، اس طرف بھی بہت سارے ہمارے ہیں، اس طرف اپوزیشن کے، تو میں بحیثیت وزیراعلیٰ آپ کو یہ Offer کر رہا ہوں کہ اپنی تجاویز دیں، آپ کی اچھی تجاویز جو اس صوبے کے حق کے لئے ہوں، ان عوام کے حق کے لئے ہوں، یہ بجٹ تجاویز جو پیش کی جاتی ہیں، وہ اس لئے پیش کی جاتی ہیں کہ ان میں امنڈمنٹس بھی ہم کر سکتے ہیں، ان کو ہم شامل بھی کر سکتے ہیں، ہم آپ کو ویلکم کرتے ہیں، اس کے اوپر۔ (تالیاں) اس کے علاوہ میں تفصیلاً بات تو پھر آخر میں کروں گا لیکن میں یہاں پر کچھ باتوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات یہ ہے کہ نہایت ہی افسوس اس بات کے اوپر کہ یہاں پہ ایک اسمبلی ہے جو کہ عوام کے ووٹ سے الیکٹ ہو کر آئی ہے، فارم سینتالیس والے بھی ہوں گے، یہاں پہ میں سب سے یہ کہوں گا کہ جس نے بھی غلط طریقے سے الیکشن میں کچھ کر کے کسی کو بھی ایوان میں پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کو غرق کرے، (آمین کی آوازیں) اور جو بھی اس اقدام میں جمہوریت کو قتل کر کے شامل ہوئے ہیں، ایسے اقدامات کر کے اور ایسے لوگوں کو لائے ہیں، وہ پاکستان کے جس کونے میں بھی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی غرق کرے۔ (آمین کی آوازیں) یہاں سے آواز نہیں آرہی، اچھا میرے بھائیو! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے اس اجلاس کو آئینی طور پر گورنر صاحب نے بلانا ہوتا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ آئینی تقاضے پورے کرنے کے لئے کچھ دن ہوتے ہیں جو ضروری ہوتے ہیں کہ بجٹ پیش کرنے کے بعد اس کو پاس کرنے سے پہلے وہ ہمارے لوازمات ہیں جو پورے کرنا ہوتے ہیں لیکن نہایت ہی افسوس ہے کہ انہوں نے اجلاس کی سمری نہیں بھیجی، ہمیں ریکوزیشن کر کے اجلاس بلانا پڑا، ان کی جو اپنی ایک آئینی ذمہ داری تھی، اس سے وہ جو ہٹے ہیں۔ میں یہاں پہ واضح کرتا ہوں کہ یہ وہ سازش ہے جو ہماری تحریک انصاف کے خلاف کی گئی، نو(9) مئی سے یہ شروع ہوئی، نو(9) مئی سے لے کر یہ چلتے چلتے آٹھ فروری کو ہمارا امینڈیٹ چوری کیا گیا پورے پاکستان میں، اس صوبے میں بھی چوری کیا گیا اور وہ سازش ابھی تک چل رہی ہے، یہ اس سازش کا ایک عنصر ہے کہ بجٹ کا اجلاس بھی اپنا آئینی فرض پورا کر کے نہیں بلایا گیا، آپ کو ریکوزیشن کر کے بلانا پڑا۔ اس کے علاوہ میں

یہاں پہ واضح کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے جو بجٹ دیا، وہ ایک دھوکہ ہے، اس پہ بات ہوگی، تمام لوگ بات کریں گے، میں بھی آخر میں بات کروں گا لیکن میں ایک One liner دے رہا ہوں کہ یہ ایک دھوکہ ہے، اس میں عوام کو دھوکہ دیا گیا ہے، میں یہ بھی واضح کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے پہلے کہا تھا، میں نے این ایف سی میٹنگ میں بھی کہا تھا، میں نے یہاں پہ قبائلی جرگے کے اندر وزیر اعظم کی اور فیلڈ مارشل کی موجودگی میں یہاں پہ کہا اور تمام قبائل اس کے گواہ ہیں کہ ہم فاٹا اور پاٹا پر ٹیکس کو نہیں مانیں گے، (تالیاں) آج میں بر ملا یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو ٹیکس وہاں پر وفاقی بجٹ میں لگایا ہے، ہمارا صوبہ تو نہیں لگا رہا تھا، ابھی فنانس منسٹر اپنی سپیچ میں بتائیں گے لیکن میں واضح کر رہا ہوں، ایسے کسی ٹیکس کی وصولی میں ہماری حکومت کسی طرح کا کوئی کردار بھی ادا نہیں کرے گی، ایسے ٹیکس کی وصولی میں ہم رکاوٹ بنیں گے، (تالیاں) یہ واضح پیغام ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک سیاسی، آئینی اور اخلاقی حق ہے کہ ہماری پارٹی کا Pattern-in-Chief، ہمارا لیڈر عمران خان اس وقت ناحق جیل میں ہے، ان کے ساتھ مشاورت سے ان کی بنائی ہوئی حکومت، ان کے نام پہ لیا ہوا ووٹ، بجٹ کے اندر ان کا Input، ان کی تجاویز نہایت ہی ضروری ہیں، ہمیں اس حق سے بھی محروم کیا جا رہا ہے، ہم نے دو بار واضح طور پر پیغام دیا، میڈیا کے ذریعے بھی دیا، ڈائریکٹ بھی دیا اور 'ان ڈائریکٹ' بھی دیا کہ ہماری ملاقات کرائی جائے مگر افسوس کہ ہماری وہ ملاقات ابھی تک نہیں کرائی گئی۔ میں یہاں پر Floor of the House یہ بات کر رہا ہوں کہ چونکہ اب یہ تجاویز اس وقت پیش ہو رہی ہیں، چونکہ اب بحث ہوگی، ڈسکشن ہوگی، ڈیبیٹ ہوگی تو ہمیں یہ تجاویز اپنے لیڈر عمران خان کے سامنے لے جانے کے لئے انہوں نے جو باقاعدہ ڈیمانڈ کی کہ چار لوگ، ایک میں، ایک ہمارا ایڈوائزر فنانس، ایک لیڈر آف دی اپوزیشن نیشنل اسمبلی اور ایک لیڈر آف اپوزیشن سینیٹ وہ ان سے ملیں گے، ہم یہی تجاویز ان کو پیش کریں گے، وہ ان کو دیکھ کر اس پہ کیا Input دیتے ہیں، کیا ویژن دیتے ہیں، کیا چیز شامل کرتے ہیں اور کس طریقے سے شامل کرتے ہیں؟ یہ ہمارا آئینی، سیاسی اور اخلاقی حق ہے، تو یہ ہمیں دیا جائے، اگر ہمیں یہ حق نہ دیا گیا، یہ میٹنگ نہ کرائی گئی تو یہ ساری ذمہ داری وفاقی حکومت پر آئے گی، ہم اپنے فیصلوں کے لئے آزاد ہوں گے، اپنے لائحہ عمل کے لئے آزاد ہوں گے۔ بجٹ کے حوالے سے جو لائحہ عمل جو فیصلہ عمران خان صاحب کریں گے، وہ ہم سب کا فیصلہ ہوگا، (تالیاں) اس لئے سازشوں سے باز آؤ، سازش کے بجائے اپنی کارکردگی پر فوکس کرو، جس طریقے سے بھی حکومت میں بٹھا دیا گیا ہے، اب جب تک بیٹھے ہو تو لوگوں کی خدمت کرو، لوگوں کے مسائل حل کرو، عوام کے مسائل حل کرو، پاکستان کے مسائل حل کرو، بجائے اس کے کہ یہاں پر ہمارے خلاف سازشیں کر رہے ہو، میں یہاں پہ واضح طور پہ یہ بات کر رہا ہوں کہ ہمارا ہر طرح کا اختیار، ہر طرح کا لائحہ عمل اور ہر طرح کا فیصلہ وہی ہوگا جو کہ کسی بھی حوالے سے ہو، چاہے وہ بجٹ ہو، چاہے وہ کوئی بھی حوالہ ہو، جو عمران خان کا فیصلہ ہوگا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔ آخر میں میں پھر ایک بات Repeat کر دوں، میں نے بھی کافی بجٹ دیکھے ہیں، گزارے اور الحمد للہ ہمیشہ حکومت والی سائڈ پہ ہی گزارے ہیں، پہلی دفعہ صوبے میں حکومت والی سائڈ پہ گزارا، دوسری دفعہ فیڈرل حکومت

میں بھی حکومت والی سائڈ پہ گزارا، جب ہماری حکومت سازش کے ذریعے ہٹائی گئی تو ہم نے اسی دن استعفیٰ دے دیا، اپوزیشن میں آج تک بیٹھا نہیں ہوں، اس کے بعد الحمدللہ آج یہاں پہ As a Chief Minister پھر دوسرا بجٹ یہاں پیش کر رہے ہیں۔ میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، تنقید تو آپ کریں گے، آپ کا یہ حق ہے، چاہے جائز ہو، چاہے ناجائز ہو، آپ نے کرنا ہی یہی ہے کیونکہ اپوزیشن کا Role ہی یہی ہوتا ہے، ہمارا کام ہی یہی ہے لیکن آپ کو قانون سازی کے لئے جو یہاں پہ بٹھایا گیا ہے، اب عوام نے تو نہیں بٹھایا بہت ساروں کو، اس کے بارے میں میں نے کہہ دیا، دوبارہ Repeat کر دیتا ہوں کہ جو جو بھی کسی غلط طریقے سے اس ایوان میں پہنچے ہیں، دھوکہ دے کر، دھاندلی کر کے، مینڈیٹ چوری کر کے، یا اللہ! ان سب کو غرق کر دے، (آمین کی آوازیں) جو بھی جہاں جہاں پہ پہنچا ہے، کسی بھی ایوان میں پہنچا ہے، اس کو بھی اور اس کے لانے والوں کو بھی غرق کر دے۔ (آمین کی آوازیں) آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اللہ کے فیصلوں میں، آپ یہاں پر موجود ہیں، مہربانی کر کے اچھی تجاویز دیں، تنقید بھی ضرور کریں، اچھی تجاویز دیں، آپ کو ہم ویلکم کرتے ہیں، میں اور ہمارے تمام محکموں کے منسٹر صاحبان بھی موجود ہوں گے جناب سپیکر صاحب، آپ بھی موجود ہوں گے، میں بھی موجود ہوں گا، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ آپ کی ہر اچھی تجویز کو ہم Own کریں گے، ہم اس کو اس لئے Own کریں گے کہ وہ تجاویز اگر ہمارے صوبے کے لئے ہیں، ہمارے عوام کے لئے ہیں، ہمارے امن کے لئے ہیں، ہماری ترقی کے لئے ہیں تو ہم ان کو کھلے دل سے Own کریں گے، یہ نہیں دیکھیں گے کہ یہ تجاویز اپوزیشن کی طرف سے ہیں یا حکومت کی طرف سے ہیں، میں نے آپ کو اپنا ایک لائحہ عمل اس کے بارے میں دے دیا ہے، باقی اس کے بعد جب بحث شروع ہو گی تو آپ کی مرضی کہ آپ کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں؟ چونکہ جمہوریت ہے، یہ آپ کا اختیار ہے کہ جو راستہ آپ اختیار کرنا چاہیں آپ کو اس کی چھوٹ ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ بھی بات کرنا چاہتے ہیں؟ لمبی نہ ہو جائے جی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اس طرح ہے، سن لیں میری بات، معزز اراکین اسمبلی! چونکہ بہت سارے کام خیبر پختونخوا میں روایات کے تحت ہوتے ہیں، اپوزیشن لیڈر صاحب، ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے بات کی، اگر آپ اس میں کوئی شارٹ کمنٹس کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ روایات اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ آپ بھی بات کریں۔

(تالیاں)

<u>جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف):</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا بھی یہ Political life کا کوئی چودہواں پندرہواں بجٹ ہے، مجھے پتہ ہے کہ جب بجٹ Lay ہو جائے تو اس میں کوئی اور بات نہیں ہوتی، فنانس منسٹر بجٹ پیش کرے گا۔ ایران کے حوالے سے بات کی گئی، اس پر میں نے

اتفاق کیا کہ یہ بزنس ختم ہو تو پھر Rule suspend کر کے اس پر بات کریں یا ریزولیوشن لائیں لیکن بیچ میں Without suspension of any rule لیڈر آف دی ہاؤس نے بات کی، یہ بھی کوئی روایات نہیں، اس لئے میں اٹھ گیا، یہ سب نے کہا کہ میں نے بجٹ میں کچھ نہیں کہا، لیڈر آف دی ہاؤس نے بات شروع کی، اس طرف سے نہ آوازیں نکالی، نہ کچھ کہا کہ کچھ کہنا چاہتے ہیں، اس کا Right ہے، ایک چیز جو ہم میں مشترک نہیں ہے، اس نے ساری عمر گورنمنٹ میں گزاری ہے اور میں نے Majority time گزارا ہے اپوزیشن میں، یہ چیز مشترک نہیں ہے۔ (تالیاں) اس نے چند باتیں کیں، اس پر میں نہیں جانا چاہتا کہ آپ نے وہ دیا، وہ قانونی Requirements ہیں، Constitutional requirements ہیں کہ سمری گورنر کو بھیجتے ہیں، گورنر اجلاس Summon کرتے ہیں لیکن اس میں گورنر کا اپنا اختیار بھی ہے Under Article 109 کہ اس کے پاس Days جو بھی ہیں لیکن آپ Hurry میں تھے، چلو آپ نے ریکوزیشن کی، ہم بھی موجود ہیں، یہ تین چار باتیں میں نے Simple وہ Last time بھی ہم نے اس طرح مظاہرہ کیا تھا، جناب سپیکر صاحب، آپ تشریف لائے With senior slot ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، ہم نے First time یہ کیا کہ یہ جو ملک کے حالات تھے، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، جو میرا Political carrier ہے کہ اپوزیشن نے کبھی بھی بجٹ سپیچ یا جو بھی سیشن کو اس طرح تحمل سے نہیں سنا جس طرح ہم نے کیا، اس کو بھی Appreciate کرنا چاہیئے تھا، اس پر جو ڈیبیٹ ہوئی، مجھے آج بھی یاد ہے کہ Ten speeches میں نے کی تھیں During that budget لیکن Winding-up speech میں نہ کوئی ذکر تھا، یہ بھی عجیب روایات ہیں، ادھر نہ کوئی ہماری Recommendations کو کسی نے Consider کیا، نہ کسی نے بات کی، یہ نیشنل اسمبلی میں آپ بھی رہے ہیں، میں بھی رہا ہوں، وہ Finance Minister with his staff ساری چیزیں نوٹ کرتے ہیں، جو For the benefit of Country, here for the benefit of this Province جو بھی کوئی Recommend کرے، اگر کوئی ذاتی ہو وہ نہ کرے لیکن اس Province کے Benefit کے لئے ہو تو پھر ہونا چاہیئے لیکن ہم نے جو دیکھا Last year کچھ نہیں ہوا، ہم نے Humble start لیا کہ ہم آپ کے ساتھ چلیں گے، Repeatedly کہا لیکن Return میں ہمیں کیا ملا، ادھر جو لوگ بیٹھے ہیں، Single penny کسی کو نہیں ملی، میں نو(9) مہینے کورٹ میں Stay پہ رہا، Single penny کوئی ثابت کر لے، کیا ہمارے حلقے نہیں ہیں؟ کیا ہم Politics نہیں کرتے؟ یہی بات میں کرتا رہا ہوں کہ یہ بجٹ سپیچ میں میں ڈیٹیل سے کروں گا۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Cross talk نہ کریں، لائق محمد خان، آپ تشریف رکھیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، دوسرا یہ سی ایم صاحب نے جو بد دعائیں کیں کہ فارم (اے) والے، پہنچانے والے اور لانے والے سب کا خدا بیڑا غرق کرے، آمین، آپ نے کہا نا، میں Add کرتا ہوں، تھوڑا میں یہ Add کرتا ہوں کہ 2013ء میں اور 2018ء میں یہ لانے والے جانے والے غلط طریقے سے

سب کا بیڑا خدا غرق کرے، آمین۔ (تالیاں) جو پہلے بھی آئے، اس کا بھی بیڑا خدا غرق کرے کہ کس طریقے سے آئے۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: وایم درته۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: زبردست، آپ لوگوں کو شاباش دیتا ہوں، یار! میں شاباش دیتا ہوں آپ لوگوں کو، آج میں Simple سی بات پہ آرہا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب لائق محمد خان: خدا ان کا بیڑا غرق کرے جس نے کرپشن کی، آمین۔

قائد حزب اختلاف: آمین، اس پر میں دل سے آمین کہتا ہوں کہ جس نے بھی کرپشن کی۔۔۔۔۔

جناب لائق محمد خان: جس نے بھی کی ہے، اس کو اللہ غرق، تباہ و برباد کرے۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: یره زه لګیا یم کنه۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: اس پر بھی میں کہتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ کرپشن کی بات ہوئی، بالکل میں حلفاً کہتا ہوں، اگر میرے خلاف Single penny کی کرپشن نکلی تو مجھے چوک میں لٹکاؤ (تالیاں) اور ادھر جو ہوئی، ایک چیز میں۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: یار، بات تو سن لیں، خدا کے بندے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ یہ بات سنیں یار۔

قائد حزب اختلاف: یہ Norms بھی آپ کو سکھانا پڑیں گے کہ جب لیڈر آف دی ہاؤس بات کر رہے ہیں تو اس طرف سے کسی نے اگر کچھ کہا بھی تو میں نے اشارہ کر کے کہ نہیں یار! سن لیں، ہمیں ڈیموکریٹک لوگوں کو تو سننا چاہیئے نا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس نے ایک بات کی، میرا حق ہے کہ میں جواب دے دوں، اس کے میں Hundred percent خلاف ہوں، نہیں ہونا چاہیئے اور چیزیں بھی اب آئیں گی ان شاء اللہ، اس فلور پر میں نے کہا تھا کہ اور چیزیں آئیں گی، Within a week or two میں With proof لے کر آؤں گا کہ ادھر کیا کیا ہوا ہے، پھر میں دیکھوں گا کہ کون کرپشن کے خلاف، یہ جو آپ کا نعرہ تھا کہ ہم کرپشن کے خلاف ہیں، بالکل اس میں یہ لوگ نہیں سمجھے، آپ خلاف ہیں، اس کے جو لوگ کرپشن نہیں کرتے، (تالیاں) یہ ابھی Prove ہو گیا، میں ثابت کروں گا ان شاء اللہ، میں ثابت کروں گا، At the end of the day۔ جناب سپیکر، میں مشکور بھی ہوں، آپ کا ہم سنیں گے، بالکل ہمارا Right ہے اس پر ڈیبیٹ کرنا، ہم ڈیبیٹ کریں گے، مہذب انداز سے کریں گے لیکن ایک

Last sentence، میں بیٹھتا ہوں، یہاں سے آوازیں لگیں، خان صاحب کے بارے میں، آپ کا لیڈر ہے، میں ہر ایک لیڈر کا Respect کرتا ہوں، کسی کے لیڈر کو نہ میں نے کبھی گالیاں دیں، نہ خدا کرے کہ میں دے دوں لیکن کل رات سے جو کچھ TV tickers پر میں دیکھ رہا ہوں، کل رات سے وہ چل رہی ہیں کہ خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ بجٹ پاس نہ کرو، پیش نہ کرو، Last night سے مسلسل میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں بیٹھتا ہوں یار، خدا کے لئے Last sentence ہے، میرا Last sentence ہے، کل رات سے میں یہ دیکھتا ہوں، آپ کا جو ورکر ہے، وہ لیڈر مانتا ہے عمران خان صاحب کو، وہ ورکر بھی سوشل میڈیا پر میں دیکھ رہا ہوں کہ خان صاحب کا آرڈر ہے، آج جو آپ کر رہے ہو، ایک تو سی ایم صاحب نے کہا کہ ہم ان سے بات کریں گے، پھر یہ Assembly exercise futile بھی ہے لیکن آپ جو کر رہے ہیں، یہ اس کے خلاف آپ خود عدم اعتماد کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: لائق محمد خان، آپ تشریف رکھیں، بھئی! کس چمچہ گری پہ لگے ہو؟ بیٹھ جاؤ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ نے جو آخری جملہ کہا ہے، اس پہ میں اگر آپ کی اجازت ہو تو دو چار کمنٹس کر لوں۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر، ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں اس لئے کہ آپ نے جو بات کی ہے، وہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ وہ کر رہا ہے، گزارش یہ ہے کہ اس دن سی ایم صاحب گئے تھے ملنے کے لئے، ہماری ملاقات شام کو سی ایم صاحب سے ہوئی، سی ایم صاحب نے اس شام کو ہمیں بتایا کہ خان صاحب نے بجٹ پیش کرنے سے نہیں روکا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جب بجٹ پیش ہو جائے، پاس کرنے سے پہلے آپ کی مجھ سے رائے لینی بہت ضروری ہے، خان صاحب کی اگر رائے اس میں شامل نہیں ہو گی یا خان صاحب کی اس میں اجازت نہیں ہو گی تو پھر ہم بجٹ پاس نہیں کریں گے۔ (تالیاں) چونکہ ایک صوبے کے چیف منسٹر کی طرف سے جو پارٹی کے ذمہ دار ترین آدمی ہیں اس صوبے میں، اس سے پہلے پی ٹی آئی کے صدر بھی اس صوبے کے رہ چکے ہیں، مختلف عہدوں میں بھی رہ چکے ہیں، انہوں نے یہ ایشورنس دے دی تھی کہ جو خان صاحب کی ڈائریکشن ہے، وہ اس طرح نہیں ہے، خان صاحب کی ڈائریکشن بجٹ پیش کرنا، اگر وہ خان صاحب کی ڈائریکشن Clearly یہ ہوتی تو Including myself، میرے سمیت کوئی آدمی اس کی Violation اپنے Pattern-in-Chief کے آرڈر کی Violation کسی صورت میں نہیں کر سکتا، خواہ ہم کسی بھی عہدے پہ بیٹھے ہوئے ہوں، (تالیاں) یہ کنفیوژن تھی جس کی وجہ سے وہ پارٹی کی طرف سے As such کوئی ایسی ڈائریکشن نہیں تھی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications : جناب محمد انور خان صاحب، ایم پی اے، بیس یوم، 13 جون تا 02 جولائی 2025؛ جناب امجد علی خان صاحب، معاون خصوصی، دس یوم، 13 تا 22 جون 2025ء؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سمیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آٹھ یوم، 13 تا 20 جون 2025ء؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب کرامت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 3, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Muhammad Idrees Khan;
2. Mr. Ubaid ur Rehman;
3. Mr. Ajab Gul, and
4. Ms. Shehla Bano.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4, 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chair of Ms. Suriya Bibi, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Muhammad Idrees Khan;
2. Mr. Ikram Ullah;
3. Mr. Fathe ul Mulk Ali Nasir;
4. Mr. Shah Abu Turab Khan Bangash;
5. Mr. Ihsan Ullah Khan; and
6. Ms. Asma Alam.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2025-26 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 6. The Minister for Finance and Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please present the Annual Budget for the financial year 2025-26, in the House.

(Applause)

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ، قانون): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ

جناب سپیکر! اللہ رب العزت کی بے شمار حمد وثناء ہو جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کی محبوب ترین ہستی سرور کائنات رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار درود و سلام ہو، جن کی مقدس ذات نے انسانیت کو راہ ہدایت سے روشناس کرایا۔ یہ ہمارے لئے ایک تاریخی لمحہ ہے کہ 2013ء سے لے کر آج تک خیبر پختونخوا کے عوام نے پاکستان تحریک انصاف پر بھرپور اعتماد کیا ہے، عوامی خدمت کا یہ سفر مسلسل جاری ہے، 26-2025ء کا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بھی ہمیں حاصل ہوا ہے، یہ صرف ایک مالی دستاویز نہیں بلکہ عوامی ترقی، خوشحالی اور انصاف کے وعدوں کا ایک اور ثبوت ہے، یہ عوام کا واضح پیغام ہے کہ وہ تبدیلی چاہتے ہیں، وہ ترقی چاہتے ہیں، وہ انصاف چاہتے ہیں، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہر سطح پر ان عوامی توقعات کو پورا کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ یہ بجٹ روزگار، تعلیم، صحت، زراعت، صنعت اور دیگر شعبوں میں انقلابی اقدامات لے کر آئے گا اور یہ خوشحال خیبر پختونخوا کی طرف ایک اور قدم ہوگا۔

جناب سپیکر! 8 فروری کے تاریخی انتخابات میں جب خیبر پختونخوا کے عوام نے اپنا واضح مینڈیٹ پاکستان تحریک انصاف کو دیا تو صوبے کو شدید مالی بحران، بجٹ خسارے اور معاشی عدم استحکام جیسے چیلنجز کا سامنا تھا لیکن وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور صاحب کی 'ویژنری' قیادت اور پی ٹی آئی کی ٹیم نے دن رات کی بے لوث محنت سے ان مشکلات کو عوامی عزم اور حکمت عملی سے شکست دی، ہم نے مالی نظم وضبط کی پالیسی اپنا کر خسارے کو کنٹرول کیا، ترجیحی بنیادوں پر عوامی فلاحی منصوبوں کو بحال کیا اور شفاف حکومت کے اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے وسائل کا بہترین استعمال کو یقینی بنایا جس کی بدولت آج خیبر پختونخوا پھر سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: نامنظور نامنظور، بجٹ نامنظور۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ</u>: یہ صرف ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ عوام کے اعتماد اور ہمارے مشترکہ عزم کی فتح ہے۔ جناب سپیکر، جب وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور صاحب نے خیبر پختونخوا کی حکومت سنبھالی تو غیر آئینی نگران حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے صوبے کی مالی حالت نہایت خراب تھی، صوبائی خزانے میں مشکل سے پندرہ دنوں کی تنخواہوں کے برابر رقم موجود تھی، قرضوں کا ایک بڑا بوجھ سامنے کھڑا تھا، صحت کارڈ پروگرام بند کیا جا چکا تھا، گندم کے ذخائر صوبے کی ضروریات کے لئے انتہائی ناکافی تھے اور ترقیاتی اخراجات تاریخ کی کم ترین سطح پر پہنچ چکے تھے، ایسے سنگین حالات میں حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالنا ایک بڑا چیلنج تھا۔ عمومی تاثر یہی تھا کہ صوبہ معاشی طور پر دیوالیہ ہونے کے قریب ہے، چونکہ وفاق میں تحریک انصاف کی مخالف جماعت برسر اقتدار تھی، اس لئے وہاں سے کسی خاص تعاون کی توقع بھی نہیں تھی، تاہم چیئرمین عمران خان کے ویژن اور عوام کے اعتماد سے حاصل ہونے والے مینڈیٹ کے تحت اس حکومت نے خلوص نیت اور دیانتداری سے حکومتی نظام کو سنبھالا۔ گزشتہ سال خیبر پختونخوا حکومت نے اپنا پہلا

مالیاتی بجٹ پیش کیا جس میں ایک سو ارب روپے کے سرپلس بجٹ کا ہدف مقرر کیا گیا، سیاسی مخالفین نے اس ہدف کو غیر حقیقت پسندانہ قرار دے کر اس کا مذاق اڑایا لیکن الحمدللہ متعدد رکاوٹوں کے باوجود حکومت نے نہ صرف اس ہدف کو حاصل کیا بلکہ اس سے آگے نکل گئی، (تالیاں) ان رکاوٹوں میں وفاق کی جانب سے این ایف سی کی مد میں چالیس ارب روپے کی کمی، ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات میں چالیس ارب روپے کی کم ادائیگی، ترقیاتی اخراجات میں اربوں روپے کی کٹوتی اور وفاقی حکومت کے ٹیکس اہداف میں ایک ہزار ارب کی کمی شامل ہے جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا کو نوے (90) ارب روپے کم موصول ہوئے۔ ان تمام مالی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف سرپلس بجٹ کا ہدف حاصل کیا بلکہ اسے عبور بھی کیا۔ یہ تاریخی سرپلس بجٹ پچھلے کئی سالوں کے مجموعی بجٹ سرپلس سے کئی زیادہ اور بھاری ہے، جس کے نتیجے میں آج الحمدللہ صوبے کے پاس تین ماہ کی تنخواہوں کی مساوی رقم موجود ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا حکومت نے قرضوں کے مؤثر انتظام کے لئے Debt Management Fund قائم کیا ہے جس کا بنیادی مقصد مستقبل میں قرضوں کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا ہے۔ مالی سال 25-2024ء میں صوبائی حکومت نے اس فنڈ میں ایک سو پچاس (150) ارب روپے کی Investment کی جو کہ صوبے کے مجموعی قرض کا تقریباً بیس فیصد بنتی ہے۔ (تالیاں) رواں مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے اپنے واجب الادا قرضوں میں سے مجموعی طور پر انچاس ارب روپے کی ادائیگی کی جس میں اٹھارہ ارب روپے کا 'مارک اپ' بھی شامل ہے۔ (تالیاں) یہ اقدامات صوبائی حکومت کے مالیاتی نظم و نسق کو بہتر بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے تاکہ مستقبل میں قرضوں کے دباؤ کو موثر انداز میں قابو میں رکھا جاسکے اور معاشی استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ محکمہ خزانہ نے صوبے کے تمام سرکاری محکموں کو واضح ہدایت جاری کی ہے کہ آئندہ کوئی بھی نیا قرضہ لینے سے قبل محکمہ خزانہ سے باقاعدہ مشاورت لازمی ہوگی۔ اس پالیسی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ صرف انہی منصوبوں کے لئے قرضہ حاصل کیا جائے جو آمدن میں اضافے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور قرض کی واپسی بھی متعلقہ منصوبے کی آمدن سے ممکن ہو اور مالی بوجھ میں اضافہ نہ ہو۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا گزشتہ کئی دہائیوں سے دہشت گردی کا شکار ہے جس نے امن و امان کے حالات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ پولیس جو فرنٹ لائن پر کام کر رہی ہے، جو امن کی بحالی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، صوبے میں مستقل امن کے لئے ضروری ہے کہ پولیس کو جدید ساز و سامان سے لیس کیا جائے۔ اس سلسلے میں حکومت نے پولیس کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کر کے انہیں مزید مؤثر بنانے کی کوشش کی ہے۔ رواں مالی سال میں خیبر پختونخوا حکومت نے عوام کے تحفظ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانے کے لئے پولیس فورس کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کیا ہے جس کا مقصد پولیس کو جدید اسلحہ، مشینری، حفاظتی آلات اور دیگر ساز و سامان فراہم کرنا

تھاتاکہ پولیس اہلکار جدید وسائل سے لیس ہو کر جرائم اور دہشت گردی جیسے خطرات کا مؤثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ یہ اقدامات حکومت کے اس عزم کا مظہر ہیں کہ وہ خیبر پختونخوا کو ایک پر امن، محفوظ اور خوشحال صوبہ بنانا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح صحت کارڈ کی بحالی ایک بڑا سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی، مخالفین کا کہنا تھا کہ اگر اسے بحال تو کیا گیا ہے لیکن موجودہ حالات میں اس کو جاری رکھنا ناممکن ہو گا مگر تمام قیاس آرائیوں کے برخلاف ہم نے صحت کارڈ کے تحت مفت صحت سہولیات فراہم کی ہیں اور مزید برآں مہلک بیماریوں جیسے گردے، جگر، بون میرو ٹرانسپلانٹ اور Cochlear implant وغیرہ کے علاج کو صحت کارڈ میں شامل کیا جا چکا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، صوبے میں گڈ گورننس کے فروغ کے لئے ایک جامع 'روڈ میپ' تشکیل دیا گیا ہے جس کے تحت مختلف شعبوں میں اصلاحاتی اقدامات متعارف کرائے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے مجموعی طور پر ساٹھ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، ان سیکٹرز میں صحت کے لئے اٹھائیس سو ساٹھ (2860) ملین روپے، معدنیات کے لئے سات سو (700) سو ملین روپے، صنعتوں کے لئے سات سو (700) ملین روپے، لائیو سٹاک کے لئے چھ سو بیس (620) ملین روپے، محکمہ بلدیات کے لئے پانچ سو پچاس (550) ملین روپے اور محکمہ سیاحت کے لئے پانچ سو پچاس (550) ملین قابل ذکر ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے اس معزز ایوان کو آگاہ کرتا ہوں۔ رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کی مد میں بندوبستی اضلاع کے لئے ایک سو بیس (120) ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، (تالیاں) تاہم اپنے بہتر مالیاتی نظم و نسق کے باعث تاریخ میں پہلی مرتبہ اس بجٹ میں تقریباً تیس فیصد اضافہ کرتے ہوئے اے ڈی پی (پلس) کے تحت اسے بڑھا کر ایک سو پچپن (155) ارب روپے کر دیا ہے (تالیاں) اور یہ اضافی پینتیس ارب روپے اہم منصوبوں کو بروقت مکمل کرنے میں خرچ ہوئے۔ جناب سپیکر، اب میں آپ کی توجہ محصولات کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ایک جانب وفاقی حکومت میں محصولات میں کمی واقع ہوئی لیکن دوسری جانب صوبائی محصولات میں ریکارڈ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی نے رواں مالی سال کے لئے دس ماہ میں اکتالیس اعشاریہ چھ تین پانچ (41.635) ارب روپے جمع کئے جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں انیس فیصد زیادہ ہیں۔ (تالیاں) اسی طرح "نان ٹیکس آمدن" میں چوہتر (74) فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر دس ماہ کے دوران صوبائی محصولات میں پینتیس فیصد کا اضافہ حاصل کیا گیا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، حکومت خیبر پختونخوا صحت کے شعبے کو اپنی ترقیاتی حکمت عملی کا حصہ سمجھتی ہے کیونکہ معیاری صحت کی سہولیات انسانی ترقی اور معاشی خوشحالی کے لئے بنیادی جزہے، اسی ویژن کے تحت محکمہ کو ہمیشہ ترجیح دی گئی ہے جس کا اظہار حکومتی پالیسی، وسائل کی فراہمی اور بجٹ میں نمایاں اضافے سے ہوتا ہے، حکومت کا عزم ہے کہ ہر شہری کو معیاری اور سستی صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال 25-2024ء کی چند قابل ذکر کاوشیں درج ذیل ہیں:

صحت: صحت کارڈ (پلس) کا انقلابی منصوبہ صوبے کی سو (100) فیصد آبادی کے لئے جاری ہے، اس سے اب تک چوالیس لاکھ افراد مستفید ہو چکے ہیں جبکہ آئندہ مالی سال اسی پروگرام میں لائف انشورنس کو بھی شامل کیا جائے گا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف نے خیبر پختونخوا میں تعلیم کے شعبے کو ترجیح دے کر متعدد انقلابی اقدامات کئے ہیں، موجودہ حکومت تعلیم کے میدان میں انتہائی سنجیدہ رہی ہے، جس کا ثبوت بجٹ میں اضافہ، سکولوں کی تعمیر، ٹیکنالوجی کے استعمال اور معیار تعلیم کو بہتر بنانے کی کوشش ہے۔ مالی سال 25-2024ء کی چند کامیابیوں کا ذکر کچھ یوں ہے:

☆ صوبہ کی جامعات یعنی یونیورسٹیز کے لئے چار اعشاریہ چھ (4.6) ارب روپے جاری کئے گئے ہیں۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے صوبائی حکومت نے چار اعشاریہ نو (4.9) ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز جاری کئے جن سے کئی نئی ڈگری کالجز قائم کئے گئے، ان میں اپر دیر، چارسدہ، نوشہرہ، ایبٹ آباد، لکی مروت، سوات، کوہاٹ، کرک، بنوں، بونیر اور دیگر اضلاع کے کالجز شامل ہیں۔ اسی طرح بی ایس پروگرام کے لئے پانچ کالجز میں بی ایس بلاکس مکمل کئے جا چکے ہیں۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں کالجز کی تعمیر، ترقی اور بحالی کے لئے پندرہ سو باون (1552) ملین روپے کی لاگت سے چھیالیس کالجز میں مرمت، تزئین و آرائش اور فرنیچر فراہم کیا گیا ہے۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے میگا سکیم کے تحت سترہ سو سترہ (1717) ملین روپے کی لاگت سے چھبیس کالجز میں اضافی انفراسٹرکچر اور سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! تعلیم ہمارے بچوں کا بنیادی حق ہے اور صوبے کے روشن مستقبل کا ضامن ہے، رواں مالی سال 25-2024ء کے دوران محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے تعلیمی شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ سولہ ہزار اساتذہ کی بھرتی کا عمل ایٹا کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔

☆ نرسری اور پہلی جماعت میں داخل ہونے والے ہر بچے کو سکول بیگ اور ضروری سٹیشنری مفت فراہم کی گئی ہے۔

☆ سرکاری سکولوں میں طلباء اور طالبات میں تین کروڑ چالیس لاکھ مفت درسی کتب تقسیم کی گئی ہیں، طالبات کے لئے وظیفہ پروگرام کے تحت پانچ لاکھ اٹھارہ ہزار وظائف دیئے گئے ہیں۔

☆ چوبیس ہزار بھرتی شدہ اساتذہ کو تربیت دی گئی اور ساتھ ساتھ برٹش کونسل کے تعاون سے چھ سو (600) ہیڈ ٹیچرز کو بھی تربیت دی گئی۔

☆ تین ہزار گرلز کمیونٹی سکولز میں دو لاکھ پینسٹھ ہزار سے زائد طالبات کو تعلیم دی گئی اور چھ ہزار سات سو طالبات کو ایجوکیشن سپورٹس سکیم کے تحت نجی سکولوں میں داخلہ دیا گیا۔

☆ ایک ہزار ڈبل شفٹ سکولوں میں انہتر (69) ہزار طلباء کا اندراج کیا گیا، ڈیجیٹل خواندگی کو گیارہ سو سکولوں تک توسیع دی گئی اور چھ ارب روپے کی لاگت سے سکول فرنیچر فراہم کیا گیا اور گیارہ سو طلباء و طالبات کو ETEA Talented Students Program کے تحت وظائف دیئے گئے۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ تعلیمی سال 2024ء میں Out of school children کو سکولوں میں داخل کرنے کا ہدف تیرہ لاکھ رکھا گیا جبکہ ہدف سے زائد تیرہ اعشاریہ پانچ (13.5) لاکھ طلباء و طالبات سکول میں داخل کئے گئے۔ (تالیاں) تعلیمی سال 2025ء کے لئے ہدف دس لاکھ ہے جس میں ابھی تک آٹھ لاکھ سے زیادہ بچوں کا داخلہ کیا جا چکا ہے اور ستمبر تک مزید پانچ لاکھ سے زائد بچے سکولوں میں داخل کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ابتدائی و ثانوی تعلیم ہماری حکومت کی سب سے اہم ترجیحات میں شامل ہے، اس وقت تقریباً نوے (90) لاکھ بچے صوبہ بھر میں سرکاری و نجی سکولوں میں زیر تعلیم ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ لگ بھگ اکتیس (31) لاکھ بچے اس وقت بھی سکولوں سے باہر ہیں۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی ہدایت پر صوبائی حکومت نے ایجوکیشن ایمرجنسی کے نفاذ کا فیصلہ کیا جس کے تحت سکولوں میں Missing facilities یعنی فرنیچر کی کمی، اساتذہ کی بھرتی، تربیت، لیبارٹریز اور دیگر آلات کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس مقصد کے لئے معمول کے جاری اور ترقیاتی بجٹ میں اضافے کے علاوہ تعلیمی ایمرجنسی کے لئے الگ سے پانچ ارب روپے بھی مختص کئے گئے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا حکومت نے صوبے میں امن و امان میں بہتری لانے کے لئے اور پولیس فورس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے متعدد اہم اقدامات کئے جن میں مالی وسائل کی فراہمی، افرادی قوت میں اضافہ، جدید اسلحہ کی خریداری اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر خصوصی توجہ شامل ہے، جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

☆ پولیس فورس کو تمام تر سہولیات کی فراہمی کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا گیا۔

☆ اسلحہ اور دیگر ضروری آلات کی خریداری کے لئے چار اعشاریہ چار (4.4) ارب روپے فراہم کئے گئے۔

☆ افرادی قوت میں اضافے کے لئے دو ہزار نئی آسامیاں تخلیق کی گئیں۔

☆ جدید اسلحہ کی خریداری کے لئے چھ سو ترانوے اعشاریہ سات (693.7) ملین روپے خرچ کئے گئے۔

☆ پولیس کے لئے گاڑیوں کی مد میں بارہ سو بیس (1220) ملین روپے خرچ کئے گئے۔

☆ اسی طرح ضم شدہ اضلاع کی پولیس کو بھی بندوبستی اضلاع جیسی سہولیات مہیا کرنے کے لئے دو اعشاریہ سات (2.7) ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی گئی۔ اس رقم سے اسلحہ، یونیفارم، گاڑیاں اور دیگر ضروری سازو سامان خریدا گیا۔

جناب سپیکر!

☆ محکمہ مواصلات و تعمیرات: مواصلات و تعمیرات نے رواں مالی سال 25-2024ء میں صوبے کے نقل و حمل کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اہم اقدامات کیئے گئے جن میں اہم منصوبوں کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

☆ پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے تین سو پینسٹھ (365) کلومیٹر کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول کا عمل جاری ہے۔

☆ ہنگو، بنوں، ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان اور ملاکنڈ میں سڑکوں، پلوں کی تعمیر اور بحالی کی گئی، انڈس ہائی وے (N-55) کو ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے (M-14) سے ملانے والی سڑک کی Feasibility study مکمل کی گئی۔

☆ تین سو کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی خاص طور پر دیہی اور ضم اضلاع میں مکمل کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے صوبہ خیبر پختونخوا کو انتہائی خوبصورت اور دلکش مقامات سے نوازا ہے، کمراٹ ویلی سے لیکر موڈھنڈ ٹک اور شانگلہ سے لے کر گلیات تک پورے صوبے میں سیاحوں کے لئے پرکشش مقامات موجود ہیں، صوبائی حکومت نے ان سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کے لئے متعدد اقدامات کیئے ہیں، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ پندرہ سو (1500) ملین روپے سے ملاکنڈ اور ہزارہ میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی۔

☆ بین الاقوامی معیار کے Resorts اور ٹوارزم زونز کی بھی نشاندہی کی گئی جس کے لئے ٹھنڈیانی، منکیال اور ہنڈ صوابی منتخب کیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا حکومت نے جنگلات کی بحالی اور توسیع کے لئے متعدد جامع اقدامات متعارف کرائے ہیں:

☆ پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ 2012ء کے مطابق خیبر پختونخوا میں جنگلات کا رقبہ بیس فیصد تھا جس میں پاکستان تحریک انصاف کے بلین ٹری سونامی اور دیگر شجرکاری مہمات کی بدولت چھ اعشاریہ تین (6.3) فیصد اضافہ ہوا جو کہ پاکستان کے مجموعی جنگلاتی رقبے کا تقریباً ایک فیصد بنتا ہے۔

☆ گرین گروتھ فریم ورک اور موسمیاتی تبدیلی کے خلاف حکمت عملی نے جنگلات کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

جناب سپیکر! ضم شدہ اضلاع کی پیداوار، ترقی اور قومی دائرے میں شمولیت حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے، تاہم افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص فنڈز کی فراہمی مسلسل تاخیر کا شکار ہے، صرف مالی

سال 25-2024ء کے دوران ان اضلاع کی آبادی اور پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاق کی جانب سے این ایف سی شیئر کی مد میں تقریباً تین سو پچاس (350) ارب روپے واجب الادا تھے مگر رواں مالی سال کے پہلے دس مہینوں میں صوبہ خیبر پختونخوا کو اس مد میں صرف تریاسی (83) ارب روپے موصول ہوئے، تاہم اس تاخیر کے باعث ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں دو سو سڑسٹھ (267) ارب روپے کی کمی کا سامنا ہے جو نہ صرف ان علاقوں کے ترقیاتی منصوبوں کو متاثر کر رہا ہے بلکہ صوبے کی مجموعی مالی پوزیشن پر بھی منفی اثرات ڈال رہا ہے، وفاقی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت خیبر پختونخوا بالخصوص ضم شدہ اضلاع کے واجب الادا حصے کی فوری اور مکمل ادائیگی کو یقینی بنایا جائے (تالیاں) تاکہ ترقیاتی عمل متاثر نہ ہو اور عوام سے کئے گئے وعدے پورے کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! اب میں وفاقی واجب الادا اور صوبائی آمدنی کا مختصر جائزہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں:

☆ ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں این ایف سی ایوارڈ کے تحت سالانہ حصہ تقریباً تین سو پچاس (350) ارب روپے ہے لیکن خیبر پختونخوا کو دس مہنیوں میں صرف تریاسی (83) ارب روپے ملے جس سے صوبے کو دو سو سڑسٹھ (267) ارب روپے سالانہ کمی کا سامنا ہے۔

☆ این ایچ پی (NHP) یعنی Net Hydle Profit کے تحت اے جی این قاضی فارمولہ کے مطابق وفاق کے ذمے دو ہزار دو سو اکانوے (2291) ارب روپے واجب الادا ہیں جبکہ صرف رواں مالی سال میں این ایچ پی کی مد میں وفاق کے ذمے اکہتر (71) ارب روپے سے زائد بقایاجات ہیں۔

☆ Petroleum Policy, 2012 کے مطابق Wind fall levy میں خیبر پختونخوا کو تیل کے ذخائر پر اٹھاون اعشاریہ ایک پانچ ایک (58.151) ارب روپے وفاق کے ذمے واجب الادا ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کو سالانہ بجٹ برائے مالی سال 26-2025 کے اعداد و شمار سے آگاہ کرتا ہوں:

☆ وفاقی ٹیکس محصولات گیارہ سو سینتالیس اعشاریہ سات چھ ایک (1147.761) ارب روپے۔

☆ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے قابل تقسیم محاصل کا ایک فیصد ایک سو سینتیس اعشاریہ نو ایک دو (137.912) ارب روپے۔

☆ تیل اور گیس کی رائیلٹی اور سر چارج کی مد میں براہ راست منتقلی ستاون اعشاریہ ایک ایک پانچ (57.115) ارب روپے۔

☆ Windfall levy on oil اٹھاون اعشاریہ ایک پانچ ایک (58.151) ارب روپے۔

☆ پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (موجودہ سال) چونتیس اعشاریہ پانچ آٹھ صفر (34.580) ارب۔

☆ پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات بقایاجات اکہتر اعشاریہ چار ایک صفر (71.410) ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ پندرہ سو چھ اعشاریہ نو دو نو(1506.929)ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں معزز ایوان کو صوبائی محصولات کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں جس میں اڑتیس فیصد اضافہ دیکھا گیا۔یہاں پر یہ بات قابل غور ہے کہ ہم نے نئے ٹیکسز لگانے کے بجائے ٹیکس نیٹ میں اضافہ کیا:

☆ ٹیکس محصولات تریاسی اعشاریہ پانچ صفر(83.500)ارب روپے۔

☆ نان ٹیکس محصولات پینتالیس اعشاریہ پانچ صفر(45.500)ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ ایک سو انتیس(129.000)ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں معزز ایوان کو دیگر محصولات کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں:

☆ کیپٹل محصولات صفر اعشاریہ دو پانچ(0.25)ارب روپے۔

☆ دیگر وسائل وذرائع دس(10.000)ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ دس اعشاریہ دو پانچ(10.25)ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں معزز ایوان کی توجہ ضم شدہ اضلاع کی مد میں وفاق سے ملنے والے محصولات کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

☆ اخراجات جاریہ گرانٹ اسی(80.000)ارب روپے۔

☆ اخراجات جاریہ کے لئے اضافی گرانٹ ترسٹھ(63.000)ارب روپے۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام انتالیس اعشاریہ چھ صفر(39.600)ارب روپے۔

☆ تیز تر عمل درآمد پروگرام (اے آئی پی) پچاس(50.00)ارب روپے۔

☆ دیگر صوبوں سے تین فیصد شیئر بیالیس اعشاریہ سات چار صفر(42.740)ارب روپے۔

☆ عارضی طور پر بے گھر افراد کے لئے سترہ(17)ارب روپے۔

کل میزانیہ دو سو بانوے اعشاریہ تین چار صفر(292.340)ارب روپے۔

جناب سپیکر! بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات بھی ہمارے بجٹ کا اہم حصہ ہیں جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ بیرونی امداد، قرضے ایک سو اکہتر اعشاریہ آٹھ تین صفر(171.830)ارب روپے۔

☆ بیرونی امداد گرانٹس پانچ اعشاریہ تین پانچ آٹھ(5.358)ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ ایک سو ستتر اعشاریہ ایک آٹھ آٹھ(177.188)ارب روپے۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی وغیر ترقیاتی منصوبوں کے محصولات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی وغیر ترقیاتی منصوبے تین اعشاریہ دو نو تین(3.293) ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کے سامنے تمام محصولات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

☆ وفاقی محصولات پندرہ سو چھ اعشاریہ نو دو نو(1506.929)ارب روپے۔

☆ صوبائی محصولات ایک سو انتیس(129.000)ارب روپے۔

☆ دیگر محصولات دس اعشاریہ دو پانچ صفر(10.250)ارب روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع کی مد میں محصولات دو سو بانوے اعشاریہ تین چار صفر(292.340) ارب روپے۔

☆ بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات ایک سو ستتر اعشاریہ ایک آٹھ آٹھ (177.188)ارب روپے۔

☆ وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے تین اعشاریہ دو نو تین (3.293)ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ دو ہزار ایک سو انیس(2119.000)ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب آتے ہیں اخراجات کی طرف: اخراجات جاریہ بندوبستی اضلاع مالی سال 2025-26ء میں بندوبستی اضلاع کے لئے جاری اخراجات کا کل تخمینہ بارہ سو پچپن (1255) ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ صوبائی تنخواہیں، دو سو اٹھائیس اعشاریہ پانچ ایک چار(228.514)ارب روپے۔

☆ تحصیل تنخواہیں، دو سو اٹھاسی اعشاریہ چھ صفر نو(288.609)ارب روپے۔

☆ پنشن، ایک سو نوے اعشاریہ دو نو سات (190.297)ارب روپے۔

☆ غیر تنخواہی اخراجات، تین سو چونتیس اعشاریہ صفر دو آٹھ (334.028)ارب روپے۔

☆ ایم ٹی آئیز کے اخراجات، پینسٹھ اعشاریہ چھ پانچ سات(65.657)ارب روپے۔

☆ غیر تنخواہی اخراجات(تحصیل)، سینتیس اعشاریہ پانچ چار پانچ(37.545)ارب روپے۔

☆ کیپٹل اخراجات، چالیس اعشاریہ تین پانچ صفر(40.350)ارب روپے۔

☆ دیگر وسائل وذرائع، دس(10.000)ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ، بارہ سو پچپن(1255.000)ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات کی تفصیل بیان کرتا ہوں:

اخراجات جاریہ ضم شدہ اضلاع مالی سال 2025-26ء میں ضم شدہ اضلاع کے لئے جاری اخراجات کا کل تخمینہ ایک سو ساٹھ (160.000)ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ صوبائی تنخواہیں، چھپن اعشاریہ آٹھ چار دو(56.842)ارب روپے۔

☆ تحصیل تنخواہیں، چھیالیس اعشاریہ آٹھ چھ پانچ(46.865)ارب روپے۔

☆ پنشن، چار اعشاریہ چھ سات صفر(4.670)ارب روپے۔

☆ غیر تنخواہیں اخراجات چوبیس اعشاریہ دو آٹھ پانچ(24.285) ارب روپے۔

☆ عارضی طور پر بے گھر افراد کے لئے بجٹ، سترہ(17.000)ارب روپے۔

☆ غیر تنخواہیں اخراجات (تحصیل)، دس اعشاریہ تین تین نو (10.339) ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ، ایک سو ساٹھ (160.000) ارب روپے۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کو صوبے کے کل اخراجات جاریہ کی تفصیل سے آگاہ کرتا ہوں:

☆ بندوبستی اضلاع، بارہ سو پچپن (1255.000) ارب روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع، ایک سو ساٹھ (160.000) ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ، چودہ سو پندرہ (1415.000) ارب روپے۔

جناب سپیکر! صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی میں ترقیاتی اخراجات کا اہم کردار ہے، ترقیاتی اخراجات سے نہ صرف عوام کا معیاری زندگی بلند ہوتا ہے بلکہ روزگار کے مواقع میسر ہونے سے معیشت کا پہیہ بھی چلتا ہے۔

ترقیاتی اخراجات مالی سال 26-2025ء میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں پانچ سو سینتالیس (547) ارب روپے کی کثیر رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(تالیاں)

☆ صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام، ایک سو پچانوے (195.000) ارب روپے۔

☆ ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام، انتالیس (39.000) ارب روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع کا سالانہ ترقیاتی پروگرام، انتالیس اعشاریہ چھ صفر (39.600) ارب روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع کے لئے (اے آئی پی)، بانوے اعشاریہ سات چار صفر (92.740) ارب روپے۔

☆ بیرونی معاونت سے چلنے والے منصوبے، ایک سو ستتر اعشاریہ ایک آٹھ آٹھ (177.188) ارب روپے۔

☆ وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی منصوبے، تین اعشاریہ چار سات دو (3.472) ارب روپے۔

☆ کل میزانیہ، پانچ سو سینتالیس (547.000) ارب روپے۔

جناب سپیکر! مالی سال 26-2025ء کے بجٹ میں محصولات کی مد میں ایک سو انتیس (129) ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، اس تخمینے کی بنیادی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ Debt Management Fund کی مد میں سترہ (17) ارب روپے کا منافع متوقع ہے۔

☆ حکومت کے Vision کے مطابق کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

☆ مائنز اینڈ منرلز سیکٹر میں سیمنٹ رائیلٹی کی شرح کو بڑھا دیا گیا ہے جس سے سات اعشاریہ دو (7.2) ارب روپے کا ریونیو متوقع ہے۔

☆ KPRA سے بھی مختلف سروسز کی مد میں چار اعشاریہ آٹھ (4.8) ارب روپے کی اضافی ٹیکس آمدنی متوقع ہے۔

☆ رہائشی اور کمرشل پلاٹس کی الاٹمنٹ اور ٹرانسفر کی سٹام ڈیوٹی پر ٹیکس دو فیصد سے کم کرکے ایک فیصد کر دی گئی ہے۔

☆ رہائشی اور کمرشل پراپرٹیز پر چار اعشاریہ نو (4.9) مرلے تک پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔

☆ ہوٹل بیڈ ٹیکس کو دس فیصد سے کم کرکے سات فیصد کر دیا گیا ہے۔

☆ 36 000 چھتیس ہزار روپے کی ماہانہ آمدنی والے افراد پر پروفیشنل ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ ماحول دوست الیکٹرک گاڑیوں کی رجسٹریشن کی فیس اور ٹوکن ٹیکس معاف کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے سابقہ فاٹا اور پاٹا کے لئے ٹیکس میں ریلیف پالیسی کو برقرار رکھا ہے اور مالی سال 2025-26 میں بھی ان علاقوں پر کوئی نیا ٹیکس نافذ نہیں کیا گیا ہے۔

☆ صنعتی عمارتوں کے لئے بقایاجات پر پچیس فیصد چھوٹ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کو مختلف محکموں کے بجٹ کے اہم نکات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلی خیبر پختونخوا جناب علی امین خان گنڈاپور صاحب کی مدبرانہ قیادت میں حکومت نے مالی سال 2025-26 کے بجٹ میں عوامی فلاح و بہبود کے متعدد اہم منصوبے اور اقدامات تجویز کئے ہیں جن کا موازنہ میں گزشتہ مالی سال 2024-25 سے پیش کر رہا ہوں:

محکمہ صحت:

☆ محکمہ صحت کا گزشتہ سال کا بجٹ دو سو بتیس (232) ارب روپے تھا جو آئندہ مالی سال کے لئے بڑھا کر دو سو چھہتر (276) ارب روپے کر دیا گیا ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں انیس (19) فیصد زیادہ ہے۔

☆ بندوبستی اضلاع میں صحت کارڈ (پلس) کا بجٹ اٹھائیس (28) ارب روپے سے بڑھا کر پینتیس (35) ارب روپے کر دیا گیا ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں پچیس (25) فیصد زیادہ ہے جبکہ ضم شدہ اضلاع کے لئے صحت سہولت پروگرام کے تحت چھ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مالی سال 2025-26 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ بنیادی صحت مراکز کی بہتری کے لئے دو ہزار پانچ سو (2500) سے زائد شہری و دیہی مراکز کے لئے 1200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ ادویات، طبی سامان، بجلی و پانی کی فراہمی اور مریضوں کی دیکھ بھال کو بہتر بنایا جا سکے۔

☆ پانچ اضلاع میں نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت کے مراکز کا قیام۔

☆ مردان، بنوں اور پشاور میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی (PIC) کے سیٹلائٹ مراکز (Cardiac Units) کا قیام۔

☆ ضلع اپر چترال میں نرسنگ کالج کا قیام۔

☆ ضلع کرم میں صدہ ہسپتال کی کیٹیگری ڈی سے کیٹیگری سی میں اپ گریڈیشن۔

☆ ضلع اورکزئی میں ڈبوری ہسپتال کی بحالی و تعمیر نو۔

تعلیم:

☆ ابتدائی وثانوی تعلیم کا گزشتہ سال کا بجٹ تین سو ستائیس (327) ارب تھا جبکہ آئندہ سال کے لئے گیارہ فیصد بڑھا کر تین سو ترسٹھ (363) ارب روپے کر دیا گیا ہے، مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ شرح خواندگی میں اضافہ اور Out of School Children کی انرولمنٹ بڑھانے کے لئے ایجوکیشن ایمرجنسی کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے لئے پانچ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ خیبر پختونخوا حکومت نے سکولوں میں بنیادی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے خصوصی فنڈز مختص کئے ہیں جس سے بتیس ہزار پانچ سو (32500) سرکاری سکولوں میں پانچ اعشاریہ نو (5.9) ملین طلباء و طالبات کے لئے تدریسی مواد، کلاس رومز کی مرمت اور غیر نصابی سرگرمیوں جیسے کھیلوں اور تقریبات کو فروغ دیا جائے گا۔

☆ گرلز کمیونٹی سکولز کے اساتذہ کے لئے پندرہ سو ترانوے (1593) ملین روپے کی فراہمی۔

☆ مفت درسی کتب کے لئے آٹھ ہزار پانچ سو پینتالیس (8545) ملین روپے کی فراہمی۔

☆ تین ارب روپے کی لاگت سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گرلز کیڈٹ کالج کی تعمیر۔

☆ خیبر پختونخوا میں دس تاریخی سکولوں کے تحفظ اور بحالی کے لئے آٹھ سو پچپن (855) ملین روپے کا منصوبہ۔

☆ سال 26-2025 کے لئے کم از کم پچاس فیصد Out of School Children کی انرولمنٹ کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

☆ اساتذہ کی عارضی کمی کو پورا کرنے کے لئے Parents Teachers Council کے ذریعے عارضی اساتذہ کی بھرتی کے لئے آئندہ مالی سال یعنی 26-2025 میں ایک ہزار ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم:

☆ اعلیٰ تعلیم کا گزشتہ سال کا بجٹ چھتیس (36) ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے بڑھا کر پچاس (50) ارب روپے کر دیا گیا ہے (تالیاں) جو گزشتہ سال کے مقابلے میں انتالیس فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ یونیورسٹیز کا بجٹ تین ارب روپے سے بڑھا کر دس ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ تین اعشاریہ پانچ (3.5) ارب روپے کی لاگت سے پانچ نئے کالجز کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔

☆ سرکاری کالجوں کو اپلائیڈ سائنس و ٹیکنالوجی کے مراکز میں تبدیلی کرنے کے لئے منصوبہ پر دو ہزار سات سو بہتر (2772) ملین روپے خرچ ہوں گے۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے لئے سکالرشپ انڈوئمنٹ فنڈ میں بارہ سو چالیس (1240) ملین کا اضافہ۔

☆ سرکاری کالجوں میں طالبات کو مفت تعلیم مہیا کرنے کے لئے پروگرام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔

پولیس امن وامان:

☆ پولیس کا گزشتہ سال کا بجٹ ایک سو چوبیس (124) ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے ستائیس فیصد بڑھا کر ایک سو اٹھاون (158) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ اسلحہ، گاڑیاں اور دیگر خریداری کے لئے تیرہ ارب روپے سے زائد کی فراہمی جس میں تین ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص کئے جائیں گے۔

☆ خیبر پختونخوا حکومت نے پولیس نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ڈیجیٹل طریقہ کار کے پہلے مرحلے کا آغاز کر دیا ہے جس کا مقصد پولیس کی کارکردگی، شفافیت اور عوامی خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر بنانا ہے۔

☆ سیف سٹی پراجیکٹ پشاور کے لئے کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر کی تعمیر اور تین دیگر اضلاع میں اس پروگرام کی توسیع۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں پولیس، سی ٹی ڈی اور انفراسٹرکچر کی استعداد کار میں اضافہ اور ترقی ہوگی۔

(عصر کی اذان)

☆ پولیس شہداء پیکج کو تمام Ranks کے لئے بڑھا دیا گیا ہے جس میں کانسٹیبل سے انسپکٹر تک کے لئے گیارہ ملین، ڈی ایس پی وائے ایس پی کے لئے سولہ ملین اور ایس پی سے ڈی آئی جی تک کے لئے اکیس ملین روپے شامل ہیں۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات:

☆ محکمہ مواصلات و تعمیرات کا گزشتہ سال کا بجٹ بہتر (72) ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے ستر فیصد بڑھا کر ایک سو تئیس (123) ارب روپے کر دیا گیا ہے (تالیاں) جس سے مواصلات کے نظام میں مجموعی طور پر بہتری آئے گی۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ ضلع نوشہرہ میں محب بانڈہ/پشتون گڑھی اور خویشگی کو ملانے کے لئے دریائے کابل پر پل کی تعمیر کے لئے چھ سو اسی (680) ملین روپے کی فراہمی۔

☆ ضلع چترال میں سیلاب سے متاثرہ سڑکوں اور پلوں کی بحالی کے منصوبوں کے لئے چھ سو نواسی (689) ملین روپے۔

☆ بریکوٹ سوات بائی پاس روڈ کی تعمیر کے لئے دو سو پچاس (250) ملین روپے کی فراہمی۔

ضلع شمالی وزیرستان میں بنوں، میرانشاہ غلام خان روڈ کو دورویہ کرنے کے لئے نو اعشاریہ چھ (9.6) ارب روپے کا منصوبہ۔

☆ چشمہ درہ تنگ روڈ براستہ کافر کوٹ کی بحالی کے لئے ایک اعشاریہ دو (1.2) ارب روپے کی خطیر رقم مختص۔

محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈیویلپمنٹ:

☆ محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈیویلپمنٹ کا گزشتہ سال کا بجٹ پندرہ ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے سترہ (17) فیصد بڑھا کر سترہ (17) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائیں جائیں گے:

☆ خیبر پختونخوا کے چار اضلاع میں اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی افزائش نسل کی سہولیات کے قیام کے لئے پانچ سو (500) ملین روپے کا منصوبہ۔

☆ خیبر پختونخوا میں مصنوعی افزائش نسل کے ذریعے مویشیوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے ایک ارب روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں جانوروں کی صحت کی سہولیات کی بحالی، تعمیر اور قیام کے لئے ایک ارب کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں غربت کے خاتمے، غذائی قلت پر قابو پانے اور مقامی معیشت کو فروغ دینے کے لئے صوبائی حکومت نے تین سو (300) ملین روپے مختص کئے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

☆ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا گزشتہ سال کا بجٹ چوبیس ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے چونتیس فیصد بڑھا کر بتیس ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے سترہ اعشاریہ چھ (17.6) ارب روپے کی لاگت سے مختلف منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں جن کے لئے رواں مالی سال کے دوران درج ذیل رقوم مختص کی گئی ہیں:

☆ شمالی اضلاع کے لئے بارہ سو ستاسی (1287) ملین روپے۔

☆ جنوبی اضلاع کے لئے پانچ سو پچھتر (575) ملین روپے۔

☆ وسطی اضلاع کے لئے ایک ہزار پچھتر (1075) ملین روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع کے سات سو پچیس (725) ملین روپے۔

☆ ضلع کوہاٹ کے مختلف علاقوں اور دیہات کے لئے پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے سولہ سو دس (1610) ملین روپے کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔

محکمہ آبپاشی:

☆ محکمہ آبپاشی کا گزشتہ سال کا بجٹ سینتیس (37) ارب تھا جسے آئندہ سال کے لئے تئیس (23) فیصد بڑھا کر چھیالیس (46) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ پانی کے ذخائر میں بہتری اور زراعت کے فروغ کے لئے مختلف ڈیمز کے منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جن میں ٹانک زام، حیدر زام، چودھوان زام، درابند زام، توراوری ڈیم، بروسہ ڈیم اور سمری پائین ڈیمز شامل ہیں۔

☆ دوسو (200) شمسی توانائی پر مبنی آبپاشی کے ٹیوب ویلز قائم کئے جائیں گے۔

محکمہ ہاؤسنگ:

☆ محکمہ ہاؤسنگ کا گزشتہ سال کا بجٹ پچاس (50) کروڑ تھا جسے آئندہ سال کے لئے ایک سو آٹھ (108) فیصد بڑھا کر ایک اعشاریہ صفر چار (1.04) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

محکمہ صنعت وحرفت:

☆ محکمہ صنعت و حرفت کا گزشتہ سال کا بجٹ ایک اعشاریہ سات صفر (1.70) ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے اٹھاون (58) فیصد بڑھا کر دو اعشاریہ سات صفر (2.70) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ بنوں اکنامک زون میں صنعتی و تجارتی سرگرمیوں کے فروغ کے پیش نظر 132 KV کے گرڈ اسٹیشن کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

☆ ضم شدہ اضلاع میں قائم ٹیوٹا (TEVTA) کے اداروں میں بنیادی سہولیات کی کمی کو دور کرنے کے لئے جامع ترقیاتی منصوبہ رواں مالی سال کے بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

محکمہ بلدیات:

☆ محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کا گزشتہ سال کا بجٹ چالیس اعشاریہ نو ایک (40.91) ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے پینتیس (35) فیصد بڑھا کر پچپن اعشاریہ تین نو (55.39) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ صوبہ بھر میں Uplift beautification اقدامات کے تحت مختلف منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں جن کی لاگت درج ذیل ہے:

☆ شمالی اضلاع کے لئے چھ ہزار ایک سو پچاس (6150) ملین روپے۔

☆ جنوبی اضلاع کے لئے تین ہزار تین سو (3300) ملین روپے۔

☆ وسطی اضلاع کے لئے پانچ ہزار تین سو (5300) ملین روپے۔

☆ ضم شدہ اضلاع کے لئے دو ہزار نو سو پچاس (2950) ملین روپے۔

☆ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں سرکاری زمین پر عوامی پارکوں کے قیام کے لئے دو ارب روپے مختص کئے جاچکے ہیں۔

☆ ضلع پشاور، ضلع چارسدہ، ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور ہری پور میں جدید Slaughter houses کی تعمیر کے لئے آٹھ سو (800) ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

محکمہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود و خصوصی تعلیم:

☆ محکمہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود و خصوصی تعلیم گزشتہ سال کا بجٹ آٹھ ارب روپے تھا جسے آئندہ سال کے لئے ایک سو پینتیس (135) فیصد بڑھا کر انیس اعشاریہ ایک ایک (19.11) ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ ایک اعشاریہ دو (1.2) ارب روپے کی لاگت سے ڈویژن کی سطح پر "Autism" کا شکار خصوصی بچوں کے لئے مراکز کے قیام کا منصوبہ ہے۔

☆ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں بے سہارا اور نادار بچوں کی نگہداشت و تربیت کی لئے ادارہ "زمونگ کور" کے پانچ نئے کیمپس کے قیام کے لئے چھ سو (600) ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ شمالی وزیرستان اور باجوڑ میں مستحق اور بے سہارا افراد کو عارضی رہائش کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "پناہ گاہوں" کے قیام کا منصوبہ بھی رواں مالی سالی کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔

محکمہ کھیل وامور نوجوانان:

☆ محکمہ کھیل وامور نوجوانان کا گزشتہ سال کا بجٹ آٹھ اعشاریہ نو (8.9) ارب تھا جسے آئندہ سال کے لئے تیس (30) فیصد بڑھا کر گیارہ اعشاریہ چھ (11.6) ارب روپے کر دیا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

☆ ضلع بونیر میں ایک بین الاقوامی معیار کا کثیر المقاصد Indoor Gymnasium قائم کرنے کا منصوبہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے تاکہ نوجوانوں کو کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں کے لئے جدید سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

☆ خیبر پختونخوا کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں خواتین کے لئے Indoor کھیلوں کی سہولیات کے قیام کا منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس ایوان کو بجٹ 2025-26 میں دیئے گئے ریلیف کے اقدامات سے میں آگاہ کرتا ہوں:

☆ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

(تالیاں)

☆ ریٹائرڈ ملازمین کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی ماہانہ پنشن میں سات فیصد اضافہ کی بھی تجویز ہے۔

(تالیاں)

☆ کم از کم اجرت کو چھتیس (36) ہزار سے بڑھا کر چالیس (40) ہزار کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

(تالیاں)

☆ سرکاری ملازمین کے لئے ڈسپیریٹی ریڈکشن الاؤنس (DRA) کو پندرہ (15) فیصد سے بڑھا کر بیس (20) فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

☆ اسی طرح PMS, PAS, Planning, 1122, Prison اور Prosecution کے اہلکاران کے الاؤنسز میں اور افسران کے الاؤنسز میں بھی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

(تالیاں)

☆ خیبر پختونخوا پولیس میں سپاہی سے لے کر انسپکٹر تک کے عملے کی تنخواہوں کو پنجاب پولیس کے مساوی کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

☆ پولیس کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے خیبر پختونخوا حکومت نے شہداء پیکج میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔

☆ کانسٹیبل، اے ایس آئی اور انسپکٹر کے لئے شہداء پیکج کو دس ملین سے بڑھا کر گیارہ ملین روپے کر دیا ہے۔

(تالیاں)

☆ ڈی ایس پی اور اے ایس پی کے لئے یہ پیکج پندرہ ملین سے بڑھا کر سولہ ملین روپے کر دیا ہے۔

(تالیاں)

☆ ایس پی، ایس ایس پی اور ڈی آئی جی رینک کے شہداء کے لئے پیکج کو بیس (20) ملین سے بڑھا کر اکیس (21) ملین روپے کر دیا ہے۔

(تالیاں)

☆ اس کے ساتھ ساتھ شہداء کے اہل خانہ کو رہائشی سہولت کی فراہمی کے لئے پانچ، سات، دس مرلہ اور ایک کنال کے پلاٹس دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں معزز اراکین اسمبلی کے سامنے بجٹ 26-2025 کے کل محصولات اور اخراجات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

☆ کل محصولات دو ہزار ایک سو انیس (2119.000) ارب روپے۔

☆ کل اخراجات یعنی اخراجات جاریہ مع ترقیاتی اخراجات ایک ہزار نو سو باسٹھ (1962.000) ارب روپے۔

☆ میزان بجٹ سرپلس ایک سو ستاون (157.000) ارب روپے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! اب میں اس ایوان کو صوبے کی طرف سے وفاقی حکومت سے اہم مطالبات دوبارہ اجاگر کرتا ہوں کیونکہ ان اقدامات پر صوبہ خیبر پختونخوا کے مالی و ترقیاتی اہداف کے حصول کا انحصار ہے۔

☆ صوبائی حکومت قبائلی اضلاع کے انضمام کے بعد سے وفاق حکومت سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ضم شدہ اضلاع کی فنڈنگ طے شدہ طریقے کار (NFC) کے مطابق فراہم کی جائے۔ایک طرف وفاقی حکومت اپنے وعدے کے مطابق بجٹ نہیں دے رہی اور دوسری طرف پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد جو حصہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنا چاہیئے تھا، وہ بھی فراہم نہیں کیا جارہا۔

☆ این ایف سی کا دسواں ایوارڈ جولائی 2025 میں اختتام پذیر ہونے جارہا ہے لیکن بد قسمتی سے وفاقی حکومت این ایف سی اجلاس بلانے میں ناکام رہی ہے، جس کے باعث ضم شدہ اضلاع کی محرومیاں مزید بڑھ رہی ہیں۔ایک طرف ملک بھر کے بجٹ میں اضافہ ہورہا ہے لیکن ضم شدہ اضلاع کو ان کی آبادی کے تناسب سے حصہ نہیں دیا جارہا۔

(شیم، شیم)

☆ رواں مالی سال 2024-25 میں مجموعی طور پر خیبر پختونخوا نے ستر (70) ارب روپے اپنے وسائل سے ضم شدہ اضلاع کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات اور ترقیاتی بجٹ کی مد میں خرچ کئے جو کہ ان کی ضروریات کے مقابلے میں ناکافی ہیں۔ وفاقی بجٹ 2025-26 میں بھی ہمارے تخمینہ کے مطابق دو سو ننانوے اعشاریہ چھ (299.6) ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص کئے جانے چاہیئے تھے لیکن صرف ایک سو پینتالیس (145) ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ کسی صورت قابل قبول نہیں۔

☆ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاق جلد از جلد گیارہویں این ایف سی ایوارڈ بلائے اور اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی کمی پوری کرنے کے لئے اضافی رقم مختص کرے۔ دیگر علاقوں کی نسبت ضم شدہ اضلاع ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے ان علاقوں میں دہشت گردی میں اضافہ ہوا جو کہ پورے ملک کے امن وامان کو متاثر کر رہا ہے۔ ہمارا وفاقی حکومت سے مطالبہ ہے کہ ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے تاکہ ان کے معیار زندگی کو باقی ملک کے برابر لایا جاسکے۔

☆ اس کے علاوہ Net Hydel Profit یعنی NHP, Windfall levy on oil, Royalty on gas and oil وغیرہ کی مد میں وفاق کے ذمہ اربوں روپے کے بقایاجات ہیں جو کہ کئی سالوں سے واجب الادا ہیں جس کی وجہ سے صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کی فلاح و بہبود کے اقدامات متاثر ہورہے ہیں۔

جناب سپیکر! اپنی تقریر کو سمیٹتے ہوئے تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ آئیں اس معزز ایوان کے ذریعے اپنے تمام شہریوں کے لئے خوشحال اور روشن مستقبل کے عزم کا اعادہ کریں۔ یہ بجٹ محض ایک مالیاتی دستاویز نہیں بلکہ ہماری اجتماعی ترقی کا ایک جامع 'روڈ میپ' ہے، یہ اقتصادی استحکام،

سماجی انصاف اور صنفی مساوات کے فروغ کے لئے ہمارے پختہ عزم کی علامت ہے، ہم نے تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبوں میں بنیادی اصلاحات کی ہیں، سرمایہ کاری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرکے ہم نے یہ یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد خاص طور پر کمزور طبقات ترقی کے اس سفر میں شامل ہوں اور کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ عمران خان صاحب کی ہدایت کے مطابق ایک سپیشل کمیٹی کا قیام عمل لایا جائے گا جو ترقیاتی کاموں کی افادیت کا جائزہ، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ترقیاتی ترجیحات کا میرٹ پر فیصلہ کرے گی اور اس کمیٹی میں تمام ممبران اور سٹیک ہولڈرز کو مشاورت میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب علی امین خان گنڈاپور صاحب نے واضح طور پر اعلان کیا کہ بجٹ کی منظوری سے قبل پاکستان تحریک انصاف کے Pattern-in-Chief جناب عمران خان صاحب کو بجٹ پیش کیا جائے گا اور ان کی رائے اور ویژن کو اس میں شامل کیا جائے گا اور اس کے لئے وفاقی حکومت عمران خان صاحب سے ملاقات کا انتظام کروائے گی اور وہ بجٹ 26-2025 کی اجازت دیں گے۔ اگر یہ ملاقات نہ کرائی گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر عائد ہو گی اور ہم اپنا آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہوں گے جس کا حتمی فیصلہ عمران خان صاحب کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آخر میں میں محکمہ خزانہ اور منصوبہ بندی کی پوری ٹیم کا دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی انتھک محنت، لگن اور پیشہ ورانہ مہارت کے بغیر یہ جامع اور عوامی مفادات پر مبنی بجٹ تیار کرنا ناممکن ہوتا۔ آخر میں میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں:

؎ طوفانوں سے آنکھ ملاؤ سیلابوں پر وار کرو
ملاحوں کا چکر چھوڑو تیر کے دریا پار کرو

پاکستان زندہ باد، پاکستان تحریک انصاف پائندہ باد۔

(تالیاں)

<u>جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات):</u> یو ځل بیا۔

<u>وزیر خزانہ:</u> ؎ طوفانوں سے آنکھ ملاؤ سیلابوں پر وار کرو
ملاحوں کا چکر چھوڑو تیر کے دریا پار کرو

(تالیاں)

پاکستان زندہ باد، پاکستان تحریک انصاف زندہ باد۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> The annual budget for financial year, 2025-26 stands presented.

(شور)

Mr. Speaker: Item No. 7. The honourable Minister for Finance. Order in the House, order in the House, please.

(شور)

خیبر پختونخوا فنانس بل مجریہ 2025ء کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں پلیز، بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں، انہوں نے بھی وہ پیش کرنا ہے۔

The honourable Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025, in the House.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Finance &Law): Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2024-25ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present the supplementary budget for the financial year, 2024-25, in the House.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ و قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، آئین پاکستان کی شق 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق اگر رواں مالی سال کے دوران کسی مد میں منظور شدہ رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ اخراجات کئے گئے ہوں جو اس سال کے بجٹ میزانیہ میں شامل نہیں تو صوبائی حکومت کو اختیار ہوگا کہ مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے اور منظوری دے کر رقم فوری طور پر مہیا کرے، تاہم بعد میں اضافی طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر، مندرجہ بالا آرٹیکل کی روشنی میں اب میں مالی سال 2024-25ء کا 240 ارب، ایک کروڑ، 37 لاکھ، 51 ہزار، 190 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

اخراجات جاریہ:

مالی سال 2024-25ء کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ ایک کھرب 237 ارب 71 کروڑ 58 لاکھ 55 ہزار روپے لگایا گیا تھا جس میں 144 ارب 62 کروڑ 84 لاکھ 31 ہزار روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے تھے۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم ایک کھرب 386 ارب 79 کروڑ 50 لاکھ روپے ہو گئی ہے، اس طرح مجموعی نظر ثانی شدہ تخمینہ جاریہ میزانیہ کے تخمینے سے 192 ارب 74 کروڑ 42 لاکھ 38 ہزار، 70 روپے زیادہ ہے۔

رواں مالی سال 2024-25ء کے دوران محکمہ جات کے لئے مختلف مدوں میں مختص شدہ تخمینہ سے زائد اخراجات کرنے پڑے یا محکمہ جات کے اندر نئی مدوں میں اخراجات کئے گئے، نتیجتاً اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 192 ارب 74 کروڑ 42 لاکھ 38 ہزار 70 روپے ہو گیا جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات جاریہ کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ صوبائی اسمبلی: 10 کروڑ 20 لاکھ 02 ہزار روپے۔

☆ محکمہ انتظامیہ: ایک ارب 45 کروڑ 51 لاکھ 85 ہزار روپے۔

- ☆ محکمہ منصوبہ بندی وترقی اور ادارہ شماریات:06کروڑ40لاکھ 63ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی: 2کروڑ15لاکھ 36ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ داخلہ: 26کروڑ71لاکھ 67ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ جیل خانہ جات وتصفیہ مجرمان:ایک ارب58کروڑ85لاکھ70ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ پولیس: 25کروڑ30لاکھ09ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس: 02ارب73کروڑ59لاکھ20ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ اعلیٰ تعلیم :ایک ارب93کروڑ99لاکھ74ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ بلڈنگ اینڈ سٹرکچر:ایک ارب32کروڑ46لاکھ15ہزار روپے۔
- ☆ سڑکوں،شاہراہوں اور پلوں کی مرمت:ایک ارب،60کروڑ96لاکھ 71ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ: ایک ارب،09کروڑ59لاکھ38ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ بلدیات ودیہی ترقی: 02 ارب87کروڑ22لاکھ68ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ افزائش حیوانات: 10کروڑ43لاکھ90ہزار پانچ سو روپے۔
- ☆ محکمہ جنگلات وماحولیات: 46کروڑ54لاکھ12ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ جنگلی حیات: 22کروڑ64کروڑ68ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ آبپاشی: 82کروڑ9لاکھ10ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ معدنیات وترقی: 41کروڑ9لاکھ35ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ فنی تعلیم وافرادی قوت: 04کروڑ41لاکھ26ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ: 50کروڑ48لاکھ47ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ سماجی بہبود وخصوصی تعلیم: 10ارب86کروڑ75لاکھ64ہزار روپے۔
- ☆ پنشن: 48کروڑ62لاکھ41ہزار روپے۔
- ☆ فوڈ سیکورٹی نیٹ(سبسڈی): 59کروڑ99لاکھ95ہزار روپے۔
- ☆ حکومتی سرمایہ کاری: 150ارب۔
- ☆ محکمہ اوقاف،مذہبی امور،اقلیتی امور وحج: 09 کروڑ63لاکھ22ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ کھیل اور امور نوجوانان: 62کروڑ95لاکھ51ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ بین الصوبائی رابطہ: 57لاکھ64ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ ٹرانسپورٹ: ایک ارب05کروڑ04لاکھ28ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم: ایک ارب29کروڑ53لاکھ40ہزار روپے۔
- ☆ محکمہ سیاحت: 20 کروڑ10لاکھ22ہزار روپے۔
- ☆ Debt Servicing (Interest Payment) 04ارب روپے۔
- ☆ وفاقی حکومت کو بیرونی قرضہ جات کی اصل زر کی واپسی: 02ارب500کروڑ روپے۔

☆ قرضہ جات و پیشگی ادائیگیاں: 03ارب10کروڑ50لاکھ روپے۔

☆ میزان: 192ارب74کروڑ42لاکھ33ہزار500روپے۔

☆ متفرق: 04ہزار570روپے۔

☆ **کل میزان:** 192ارب74کروڑ42لاکھ38ہزار70روپے۔

ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں:

☆ صوبائی اسمبلی کو ملازمین کی تنخواہوں میں یوٹیلٹی الاؤنس، ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2024ء اور کئی دوسرے ہیڈز میں اضافی گرانٹ کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر10کروڑ20 لاکھ 02ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ انتظامیہ کو ملازمین کی تنخواہوں میں یوٹیلٹی الاؤنس، Executive Allowance, House Rent, Leave Encashment, POL، بجلی کے بلز اور گاڑیوں کی خریداری کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر54کروڑ55لاکھ 21ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کو06کروڑ10 لاکھ 31ہزار روپے کی اضافی رقم تنخواہوں میں اضافہ، ایڈہاک ریلیف اور یوٹیلٹی الاؤنس کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو02کروڑ 15 لاکھ 36 ہزار روپے تنخواہوں میں اضافہ، یوٹیلٹی الاؤنس اور ایڈہاک ریلیف الاؤنس کی مد میں جاری کئے گئے۔

☆ محکمہ داخلہ کو 26کروڑ 70 لاکھ روپے JCO's اور NCO's کے شہداء کے خاندانوں کو معاوضہ کی ادائیگی کی مد میں جاری کئے گئے۔

☆ محکمہ جیل خانہ جات کو ایک ارب58کروڑ85لاکھ70ہزار روپے قیدیوں کے غذائی اخراجات اور پانچ سنٹرل جیلوں کے لئے سیکیورٹی آلات کے حصول کے لئے جاری کئے گئے۔

☆ محکمہ پولیس کے عملے کی صلاحیت بڑھانے اور محکمہ انسداد دہشت گردی کے لئے 25کروڑ 03 لاکھ 09ہزار روپے جاری کئے گئے۔

☆ عدلیہ میں مجموعی طور پر02ارب 73کروڑ 59 لاکھ 20ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی جس میں سے23کروڑ عدلیہ کی ترقیاتی اقدامات جب کہ 03کروڑ لاہور بار ایسوسی ایشن، 17کروڑ روپے عدلیہ کے لئے گاڑیوں کی خریداری اور 29کروڑ روپے ضلع دیر پائین اور دیر بالا میں عدالتی کمپلیکس کے لئے زمین کی خریداری کے لئے جاری کی گئی۔

☆ محکمہ اعلیٰ تعلیم میں سرکاری جامعہ اسلامیہ پشاور اور انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز پشاور کو مالی امداد کے لئے ایک ارب93کروڑ99لاکھ74ہزار روپے کی اضافی روپے رقم جاری کی گئی۔

☆ سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی مرمت کے لئے ایک ارب60کروڑ96لاکھ 71ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ سرکاری عمارات کی مرمت کی مد میں ایک ارب 32 کروڑ 46 لاکھ 15 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں سالانہ انکریمنٹ، ایڈہاک الاؤنس 2024، بجلی کے بل اور ایم اینڈ آر کی مد میں مجموعی طور پر ایک ارب 09 کروڑ 59 لاکھ 38 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ بلدیات میں واٹر سپلائی اینڈ سنٹیشن کمپنیوں کو ان کے اخراجات کے لئے 02 ارب 87 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار کی اضافی مالی امداد جاری کی گئی۔

☆ محکمہ افزائش حیوانات میں مویشیوں میں (Foot and mouth) کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے ویکسین کی خریداری کی مد میں 10 کروڑ 43 لاکھ 90 ہزار پانچ سو روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ جنگلات و ماحولیات کو 46 کروڑ 54 لاکھ 12 ہزار روپے کی اضافی رقم ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، الاؤنس اور اعزازیہ کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ جنگلات و جنگلی حیات میں 22 کروڑ 64 لاکھ 68 ہزار روپے کی اضافی رقم حیاتیاتی تنوع، (Bio diversity) کے تحفظ کے لئے سیڈ منی اور جانوروں کی خوراک کے اخراجات کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ آبپاشی کو 82 کروڑ 9 لاکھ 10 ہزار روپے کی اضافی رقم بجلی کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ معدنیات و ترقی کو 41 کروڑ 9 لاکھ 35 ہزار کی اضافی رقم تنخواہوں میں اضافہ، ایڈہاک ریلیف اور یوٹیلٹی الاؤنس کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ فنی تعلیم و افرادی قوت کو 04 کروڑ 41 لاکھ 26 ہزار روپے تنخواہوں میں اضافہ، یوٹیلٹی الاؤنس اور ایڈہاک ریلیف الاؤنس کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ کو 50 کروڑ 48 لاکھ 47 ہزار روپے تنخواہوں میں اضافہ، یوٹیلٹی الاؤنس اور ایڈہاک ریلیف الاؤنس کی مد میں جاری کئے گئے۔

☆ محکمہ سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کو مجموعی طور پر 10 ارب 86 کروڑ، 75 لاکھ 64 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی جس میں 10 ارب 26 کروڑ 50 لاکھ روپے رمضان پیکج کے لئے 34 کروڑ 90 لاکھ نشے کے عادی افراد کی بحالی جبکہ 31 کروڑ 50 لاکھ خصوصی افراد کے تعلیمی ادارے کے لئے جاری کی گئی۔

☆ پنشن کی ادائیگیوں کے لئے رواں مالی سال میں 162 ارب 40 کروڑ 29 لاکھ 56 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے جب کہ 162 ارب 88 کروڑ 91 لاکھ 97 ہزار روپے کی ادائیگیاں کی گئیں، جس کی وجہ سے مجموعی طور پر 48 کروڑ 62 لاکھ 41 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ گندم کی بین الاقوامی ترسیل کے لئے سبسڈی کی مد میں اضافی رقم 59 کروڑ 99 لاکھ 95 ہزار روپے جاری کی گئی۔

☆ حکومتی سرمایہ کاری کے تحت صوبائی حکومت نے قرضوں کے ڈھانچے کو منظم کرنے کے لئے 150 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ محکمہ اوقاف، مذہبی امور اور حج کے لئے مجموعی طور پر 09 کروڑ 63 لاکھ 22 ہزار روپے جن میں سے عید میلاد النبی ﷺ کے لئے 05 کروڑ، کرسمس کے لئے 06 کروڑ 90 لاکھ جبکہ 02 کروڑ 20 لاکھ ہندو اور سکھ برادری کے لئے جاری کیے گئے۔

☆ محکمہ کھیل، ثقافت، سیاحت و عجائب گھر کو 62 کروڑ 95 لاکھ 51 ہزار روپے کی اضافی رقم تنخواہوں میں اضافہ، یوٹیلٹی الاؤنس اور ایڈہاک ریلیف الاؤنس اور مختلف خود مختار اداروں کو Grant in aid کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ بین الصوبائی رابطہ کو 57 لاکھ 64 ہزار روپے اضافی رقم تنخواہوں میں اضافہ، ایڈہاک ریلیف اور یوٹیلٹی الاؤنس کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ محکمہ ٹرانسپورٹ کو سبسڈی کے تسلسل کو یقینی بنانے اور بی آر ٹی سروس کو مؤثر اور بلا تعطل فراہمی کے لئے Bus Rapid Transit پشاور کو ایک ارب 05 کروڑ 04 لاکھ 28 ہزار روپے سبسڈی کی مد میں فراہم کیے گئے۔

☆ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کو ایک ارب 29 کروڑ 53 لاکھ 40 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی جس میں سے 30 کروڑ روپے گرلز کیڈٹ کالج کے قیام کی منظوری اور 05 کروڑ روپے لینگ لینڈز اسکول اینڈ کالج چترال جبکہ ایک ارب ابتدائی وثانوی تعلیم فاؤنڈیشن کو گرلز کمیونٹی سکول ٹیچرز کی تنخواہوں کی مد میں جاری کیے گئے۔

☆ محکمہ سیاحت کو 20 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار روپے کی اضافی رقم تنخواہوں میں اضافہ، ایڈہاک ریلیف اور یوٹیلٹی الاؤنس کی مد میں جاری کی گئی۔

☆ وفاقی حکومت کو بیرونی قرضہ جات کی اصل زر کی واپسی کی مد میں 02 ارب 500 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

☆ قرضہ جات و پیشگی ادائیگیوں کے لئے 03 ارب روپے جاری کیے گئے۔

☆ Debt Servicing (Interest Payment) بشمول ملازمین کے جی پی فنڈ کی شرح سود کے مطابق اضافہ کی مد میں 04 ارب روپے جاری کیے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے جو تفصیلات پیش کیں، ان کی بنا پر میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنا پڑے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

☆ ترقیاتی اخراجات: اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ مالی سال 2024-25 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ بشمول ضم اضلاع 416 ارب 28 کروڑ 31 لاکھ 49 ہزار روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 447 ارب 20 کروڑ 50 لاکھ روپے ہو گیا۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 30 ارب 92 کروڑ 18 لاکھ 51 ہزار روپے کا اضافہ ہوا، تاہم 47 ارب 26 کروڑ 95 لاکھ 13 ہزار روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ بشمول 16 ارب 34 کروڑ 76 لاکھ 62 ہزار روپے تکنیکی ضمنی بجٹ پیش کیا جاتا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: صوبائی حکومت نے امسال ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کیا جس میں پہلی بار 39.6 ارب روپے کی

اے ڈی پی پلس کی بطور ضمنی گرانٹ کی منظوری دی گئی،مزید برآں ضم اضلاع کے طالب علموں کے لئے مفت تدریسی کتب اور سکول بیگز کے لئے 02ارب 13کروڑ 130ہزار روپے کی ضمنی گرانٹ کی منظوری دی گئی۔اس کے علاوہ PAK PWD, PSDP کی سکیموں کے لئے 02ارب 38کروڑ 82لاکھ 72ہزار روپے کی اضافی گرانٹ موصول ہوئی جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

☆ اخراجات جاریہ 192ارب 74کروڑ 42لاکھ 38ہزار 70روپے۔

☆ متفرق اکاؤنٹ نمبر دو،120روپے۔

☆ ترقیاتی اخراجات 47ارب 26کروڑ 95لاکھ 13ہزار روپے۔

☆ کل میزان 240ارب ایک کروڑ 37لاکھ 51ہزار 190روپے۔

Mr. Speaker): The supplementary budget for the financial year, 2024-25 stands presented.

معزز اراکین اسمبلی! پاکستان انسٹیٹیوٹ فار پارلیمنٹری سروسز نے مستحکم پارلیمان پراجیکٹ کے باہمی اشتراک سے بروز سوموار 16 جون،2025 کو سرینا ہوٹل پشاور میں آپ سب کے لئے یعنی اراکین صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے لئے ایک روزہ Budget Orientation Seminar کا انعقاد کیا ہے جو کہ صبح ساڑھے دس بجے سے دوپہر دو بجے تک ہوگا۔اس کے بعد ہم پھر اجلاس کریں گے،آپ سب سے یہ گزارش ہے کہ ضرور اس میں شرکت کریں،اس میں اچھی باتیں سامنے آجائیں گی، شکریہ۔ جو معزز اراکین اسمبلی بجٹ پر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں،وہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں اپنے نام جمع کروادیں تاکہ پھر اسی ترتیب کے ساتھ بحث ہوگی تو پھر ان کے نام سامنے آجائیں گے،گلہ بھی کسی کا نہیں بنے گا۔ ایک جوائنٹ قرارداد ہم نے کہا تھا کہ پیش کرنی ہے جو ایران اور فلسطین کے حوالے سے ہے،آپ اس کے لئے Rule suspension کے لئے وہ کریں۔

ایک رکن: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا نا،بجٹ تو Present ہو گیا نا،ہمارا ایجنڈا تو ہو گیا نا،بس ٹھیک ہے۔Suspension کے لئے آپ وہ کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Muhammad Abdul Salam: Thank you Mr. Speaker, please suspend rule 124 under rule 240 and allow me to move a resolution, Sir.

Mr.Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The rule is suspended.

جی عبدالسلام صاحب،اچھا آپ نے قرارداد شیئر کر لی ہے؟

جناب محمد عبدالسلام: سر،یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب محمد عبدالسلام: اس میں حکومتی بنچ اور اپوزیشن ارکان کے دستخط شامل ہیں۔۔۔۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کہتے ہیں اپوزیشن لیڈر صاحب؟

قائد حزب اختلاف: وہ ادھر لے کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا سائن لے رہے ہیں، بس ٹھیک ہو گیا۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ پیش کرتے ہیں؟ بس کوئی بھی پیش کر دے، دونوں پیش کر دیں باری باری۔

قرارداد

جناب محمد عبدالسلام: سر، آج صبح سویرے اسرائیل نے اقوام متحدہ کے چارٹر آف بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک بار پھر ہمارے پڑوسی اور برادر اسلامی ملک ایران پر حملہ کر کے جنگی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اسرائیل کا یہ دہشت گردانہ حملہ اقوام متحدہ کے بنیادی اصولوں اور تمام بین الاقوامی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے جس نے اس خطے اور اس کی سرحدوں کے امن و سلامتی کو شدید خطرے میں ڈال دیا ہے۔ گزشتہ برسوں سے اسرائیل دنیا بھر میں بالخصوص مقبوضہ فلسطین میں مسلمانوں کی بے شمار ہلاکتوں کا مرتکب رہا ہے، دنیا اور امت مسلمہ غزہ میں گزشتہ دو سالوں سے فلسطینی بچوں اور شہریوں کا ناقابل تصور پیمانے پر قتل عام دیکھ رہی ہیں، اس نسل کشی کے خلاف مسلم دنیا کی عدم فعالیت خاص طور پر پریشان کن ہے کیونکہ اسرائیل نے ایک اور خود مختار مسلم ریاست اسلامی جمہوریہ ایران پر حملہ کرنے کا حوصلہ فراہم کیا ہے۔

یہ اسمبلی مشترکہ طور پر اور واضح طور پر اسرائیل کے امت مسلمہ کے خلاف گھناؤنے جرائم بالخصوص فلسطین اور ایران جیسی برادر اقوام کے خلاف دہشت گردانہ جارحیت کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اپنے ایرانی اور فلسطینی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے، اس جارحیت کے خلاف اپنے دفاع کے حق میں ان کے ہر قسم کے اقدام کی حمایت کرتی ہے۔ شکریہ۔

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 02:00 p.m., Monday, 16th June, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 جون 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)